مضمون کتاب

چونکہ درمیان (اسکیپیون) افریقانی اور (لیلیوس) کے ہمیشہ بہت
دوستی ہونا ثابت تھا لہذا (گلرون) کا جب ارادہ تحریر کا دربارہ دوستی
ہوا تو اوسکو (لیلیوس) کے نام سے لکھنا بہت مناسب معلوم ہوا
کہ اوسکا ذکر یون لاوے کہ جیسے وہ اپنے دونون دامادون (کیوکس
فنیوس) اور (موکیوس اسکیوولا) کے ساتھ باتین کر رہا ہے۔
پس اس تقریر مین جسکو (گلرون) نے چند روز بعد (افریقانی) کے
مرنے کے واقع ہونا دکھایا ہے (لیلیوس) بتاتا ہے کہ دوستی
کیا ہے اور کن سببون سے دوستون کی جستجو ہوتی ہے
اور کن سببون سے دوستی پیدا ہوتی ہے پھر کن کے
درمیان دوستی ہو سکتی ہے اور کیا قاعدہ دوستی کا
ہے اور کیا کام دوستی کے ہین اور بالآخر کن صورتون سے
دوستی ہمیشہ محفوظ رہ سکتی ہے مگر حقیقۃ
یہہ رسالہ بعد (کاطون) اعظم کے سنہ ۶۰۱
رومی مین لکھا گیا۔ یعنے ۴۳ برس
قبل مسیح ۱۲

مترجم

دیباچہ مترجم

نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کو سجود اور اوسکے حبیب پر مع آل کے درود کہ یہہ رسالہ جو دوستی و محبت کے بیان مین ہے حُسن اتفاق سے ایسے زمانے مین طبع ہوا ہی جبکہ دریاے محبت جوش مین آیا ہوا ہے سارے حیدرآباد مین دھوم مچی ہوئی ہی دن عید اور رات شب برات ہے یعنی ہمارے حضور پر نور جو محبت وطن مجسم ہین اونکی تنتیسوین سالگرہ کا جشن مبارک ہے۔

یہہ محبوب محبوب عالم کا ہوئے
نہ کہکشان تارہ اوسکی گرہ کا

یہہ سب دیکھ مترجم کا بھی دل لہرایا اور اس رسالہ کا لقب محبوبیہ رکھا سارا رنگ ڈھنگ اس رسالہ کا بلکہ خود مصنف بھی وہی ہے جو اوس رسالہ پیری کا تھا جو قبل ازین پیش کش ناظرین ہو چکا اور ترجمہ بھی اوسی التزام کے ساتھ ہوا ہے پس اگر وہ دنیا مین پہلی کتاب تھی جو لاطینی سے اردو مین ترجمہ ہوئی تو یہہ دوسری ہے۔

محمد حیدر ضوی لکھنوی

بخدمت (طیطوس پمپونیس اٹیکس)

ا(و قنطوس ماکیوس اسکیوولا) نشکونیا اپنے سسرے (کیوس لیلیوس) کی بہت باتین ازبر اور بہت خوشی سے بیان کیا کرتا تھا اور تردد نہ کرتا تھا اسمین کہ تمام اپنے کلام مین اوسکو دانشمند کہے۔ اور مجھے تو عنفوان شباب سے میرے باپ نے (اسکیوولا) سے ایسا ملایا کہ مجھکو جہانتک ممکن ہوا اور اجازت ملے اس بڈھے کے پہلو سے ذرہ جدا نہ ہون - چنانچہ مین اسکی بہت سی حکیمانہ تقریرین اور بہت سے چھوٹے چھوٹے عمدہ مقولے دھیان پر چڑھاتا تھا اور کوشش کرتا تھا کہ اسکی دانشمندی کے فیض سے میرے فہم کی زیادتی ہوگی - جب یہ مرگیا تو مین (سکیوولا) موبذ موبذان کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس ایک شخص کو مین دانشوری

و عدالت مین اپنے ملک کا یکتاے زمانہ و سرآمد روزگار کہہ سکتا ہون خیر اسکا ذکر کبہی اور ہوگا اب مین اوسی (اسکیوولا) شگوسنیے کی طرف رجوع کرتا ہون

۲- جہان مجہکو اکثر باتین یاد ہین وہان یہ بہی یاد ہے کہ جب وہ اپنے گہر مین گول چوکی پر حسب عادت لیٹے بیٹہا تہا اور مین بہی مع چند اور اقربا کے موجود تہا تو اس کا سوق کلام اس کو اوس ذکر کی طرف لے گیا جو اوسوقت گویا ہر شخص کی زبان زد تہا تجہکو بہی اے (اطیکوس) خوب یاد ہوگا علے الخصوص اسواسطے کہ تو (سولپیکیوس) کے پاس بہت رہتا تہا کہ جب اوسنے درحالت سرکردگی عوام (پومپیوس) حاکم وقت سے جانی دشمنی کے ساتہ کنارہ کشی کی حالانکہ یہ اوسکے ساتہ نہایت محبت اور ملنساری سے رہ چکا تہا تو لوگ اوسکی تعریف کسقدر کی کرتے تہے اور کسقدر شکایت کرتے تہے -

۳- پس جب (اسکیوولا) یہ ذکر کر چکا تو اوسنے ہمسے (لیلیوس) کی تقریر دربارہ دوستی بیان کی جو اوسنے اوسکے اور اپنے دوسرے داماد کے سامنے چند روز بعد (افریقانی) کے مرنیکے کی - مضامین اس تقریر کے مین نے یاد رکہے اور

اِس رسالہ مین اپنی تجویز سے اونکو بیان کیا اسطرح پر کہ جیسے کہ وہ خود
باتین کرتے ہون نہ کہ قلت ۔ اور نقل ۔ اکثر جگہہ لانا پڑے اور
اِس طرح پر کہ معلوم ہو کہ یہ تقریر ایک دوسرے کے حضور مین ہوتی ہیچونکہ
تو اکثر کہتا تہا کہ مین کچہہ دربارۂ دوستی لکہون تو یہ مضمون مجکو جیسے
قابل لوگون کے جاننے کے ویسا ہی مناسب ہمارے تمہاری اخلاص
کے معلوم ہوا ۔ پس بخوشی مینے اس امر کو انجام دیا اسواسطے کہ تیرے
کہنے کے سبب سے اکثر دن کو مجہسے فائدہ پہونچے گا ۔ گو جیسا کہ اپنے
رسالہ (کاطون) مین جو دربارہ پیری تیرے نام پر لکہا گیا ہے مینے
(کاطون) بڈہے کو باتین کرتے ہوئے دکہایا چونکہ کوئی شخص
اوس سے بہتر مجکو نہین معلوم ہوتا تہا جسکی زبانسے بیان اس سن کا
کیا جاوے کہ وہ بہت دنون بوڑہا رہا اور بڑہاپے مین اوروں سے
زیادہ شوکت حاصل کی ویسا ہی چونکہ ہمنے آبا و اجداد سے (لیلیوس)
اور (اسکیپیون) مین نہایت دوستی ہونیکی خبر پائی ہے لہذا
(لیلیوس) مجکو بہت مناسب معلوم ہوا کہ خود اوسکی زبان سے
وہ بحث دوستی کی بیان کیجاوے جو اوس سے (اسکیوولا) سنے

یا د رکھی تھی مگر اس قسم کا کلام جو پرانے لوگون ورا ون مین بھی عالی شان
کیطرف اسناد کیا جاوے نہ معلوم کس وجہ سے وہ زیادہ با توقیر
معلوم ہونے لگتا ہے۔

۵- پس بیان کرمین اپنی اس تقریر کے مین اسطرح تصنع کرتا ہون کہ (کاطون)
کا کہنا نہ کہ قول اپنا مین تصور کرتا ہون ۔ اور جیسا کہ وہان بڈھا بن کر
بڈھے کو بڑھاپے کا حال ویسا ہی بیان اس کتاب مین دوست بن کر
دوست کو دوستی کا حال مینے لکھا۔ جب (کاطون) نے کہا تہا کہ کوئی
شخص اوس زمانہ مین نہ اوس سے زیادہ بڈھا اور نہ اوس سے
زیادہ ہوشیار تہا اور اب (لیلیوس) دانشمند کہ بیشک یون ہی سمجہا
جاتا ہے اور شان دوستی مین فائق ہے دربارۂ دوستی کہتا ہے۔
مین چاہتا ہون کہ تو تہوڑی دیر مجھسے قطع نظر کر اور خود (لیلیوس)
کو بولتے ہوئے سمجہہ

(فینیوس) اور (اسکیوولا) بعد موت (افریقانی) کے سسرے
پاس آتے ہین اور گفتگو شروع کرتے ہین (لیلیوس) جواب دیتا ہے
اور اوسکی ساری بحث دربارۂ دوستی ہے جسکو توڑہ کے خود اپنی تعیین

بچانے گا۔

۶- (فلینوس) یہی بات ہے کہ (لیلیوس) بیشک نہ بہتر کوئی مرد (افریقانی) سے تہا اور نہ معروف تر۔ لیکن تجہہ کو سمجہنا چاہئیے کہ اب سب کی نظرین تیرے اوپر پڑتی ہین اور تجہی کو سب دانشمند اپنے اور سمجہتے ہین۔

یہ لقب قبل ازین (کاطون) کو ملا تہا اور ہم جانتے ہین کہ (اطیلیوس) بہی ہمارے آباواجداد کے نزدیک مخاطب بہ دانشمندی ہوا تہا۔

مگر ہر ایک نے ایک دو تو نہین سے اور طرح پر یہ لقب پایا (اطیلیوس) نے اس سبب سے کہ معاملات کا بڑا فقیہ سمجہا جاتا تہا اور (کاطون) نے اس سبب سے کہ اوسکو تجربہ بہت چیزون کا حاصل تہا اور مجمع عام مین اور مجمع خاص مین بہت سے عاقلانہ اقوال اوسکے اور مدبرانہ افعال اور تیز جواب مشہور تہے۔ علاوہ برین یہ دانشمند بطور اسم کے بوڑہاپے مین کہا جاتا تہا مگر تیرا دانشمند ہونا کچہہ اور ہی طرح سے نہ صرف تیری طبیعت اور اخلاق سے بلکہ تیری فضائل

اور علوم کے سبب سے نہ صرف عوام بلکہ پڑہے لکھے بھی ایسا کہا کرتے ہیں
جیساکہ یونان مین کوئی نہ تہا ۔
۷۔ اسواسطے کہ جو سات دانشمند کہلائے اونکے بارے ہین
جو لوگ زیادہ تر تحقیقات کرتے ہین وہ اونکو شمار مین دانشمندون کے
نہین لیتے ہین (اثینیا) مین ایک کو ہمنے پایا ہے اور یہ بھی وہ جو
تو قیع (اپولین) سے دانشمند ترین تجویز ہوا ۔ لوگ تیری ایسی
دانشمندی سمجھتے ہین کہ تیرے کمالات سب تیرے ساتہ ہین اور
تو حوادث زمانہ کو نیکی سے کمتر سمجہتا ہے ۔ پس مجھسے پوچھتے ہین اور
مین یقین کرتا ہون کہ اسی (اسکیولا) سے بہی کہ (افریقانی)
کے مرنیسے تیرے دل پہ کیا گذرتی ہے اور زیادہ تر اس سبب سے
پوچھتے ہین کہ ان گزشتہ تاریخون مین جبکہ ہم (بروطوس) شگونیے
کے باغین حسب عادت مذاکرہ کے لئے گئے تہے تو تو حاضر نہ تہا حالانکہ
تو اسی تاریخ کام پر ضرور آیا کرتا تہا ۔
۸۔ (اسکیولا) البتہ اے (لیلیوس) بہت لوگ پوچھتے ہین جیساکہ
(فینیوس) نے کہا مگر مین وہ جواب جو میرے دل مین آتا ہے

دیتا ہون کہ وہ غم جسمین تو مرنے سے ایسے بڑے شخص اور ایسے بڑے دوست
کے مبتلا ہوا اوس کو تو اعتدال کے ساتھ برداشت کرتا ہے اور یہ ممکن نہین
کہ تجھکو رنج نہوا ہوا اور نہ یہ مقتضی تیرے انسانیت کا ہے - اور وہ جو تو
ہمارے مذاکرہ مین شریک نہین ہوا تو وجہ اوسکی بے لطفی مزاج تہی نہ کہ
اندوہناکی -

(**لیلوس**) البتہ ٹھیک کہا تو نے اے (اسکیودلا) اور سچ کہا اسواسطے کہ
اوس خدمت سے جسکو مین ہمیشہ بجا لاتا تہا جب کہ مین صحیح ہوتا تہا مینے اپنے تئین
بلحاظ اپنے صدمہ کے بجا نا مناسب نہین جانا اور نہ یہ مین سمجھتا ہون کہ کسی
مستقل مزاج شخص کو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کسی حادثہ کے سبب سے وہ اپنے
کسی فرض کو ترک کرے -

۹- اور تو اے (فینیوس) جو کہتا ہے کہ لوگ اتنی قدر و منزلت میری کرتے ہین جسکو
نہ مین قبول کرتا ہون اور نہ طلب کرتا ہون تو یہ فعل تیرا از راہ محبت ہے -
مگر مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو (کاطون) کے بارہ مین ٹھیک انصاف نہین
کرتا ہے - اسواسطے کہ یا تو کوئی شخص نہین جیسا کہ مین زیادہ تر سمجھتا ہون
یا اگر کوئی تہا تو وہی دانشمند تہا اگر اور باتین اوسکی مین چھوڑ بھی دون تو بھی

دیکھو اوسنے اپنے بیٹے کے مرنے پر کیسا تحمل کیا (پولوس) مجھکو یاد ہے اور (گلوس) کو بھی دیکھا تہا مگر اونہون نے لڑکو نپر صبر کیا اور (کاطون) نے پورے جوان اور ہونہار پر۔

دیکھ خبردار (کاطون) پر کسی طرح اوس کو بھی مقدم نہ کہنا جسکو (اپولین) نے جیسا کہ تو کہتا ہے دانشمند ترین تجویز کیا ہے کیونکہ اسکے افعال اور اوسکے اقوال کی مدح ہوتی ہے لیکن اپنے بارہ مین پس مین اب تم دونون سے کہتا ہون کہ یہ سمجھو۔

ا۔ مین اگر (اسکیپون) کے فقدان سے اپنے رنجیدہ ہونے سے انکار کرتا تو کس قدر یہ صحیح طور سے ہوتا دانشمند لوگ جانتے مگر بیشک دروغ ہوتا مجھکو اپنے دوست کی بچھڑنے کا رنج ہے جیسا کہ مین سمجھتا ہون کہ کوئی کبھی نہین ہوگا چونکہ مین ثابت کر سکتا ہون کہ کوئی نہین ایسا ہوا مگر مجھکو دوا نہین مین اپنے تئین خود تسلی دیتا ہون اور زیادہ تر باعث تسکین کا یہ ہے کہ مین اوس غلطی سے بری ہون جس مین کہ اکثر لوگ مبتلا ہوکے مرنے سے دوستون کے

محزون ہوا کرتی ہین۔ اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ مرنے سے (اسپکون) کے کسی طرح برائی اوسکی نہین ہونی۔ برائی اگر ہوی تو میری مگر اپنی سلطنت چھینے پر بہت ملال کرنا کام دوست کے چاہنے والے کا نہین ہے بلکہ خود غرض کا جو خود اپنے نفس کو عزیز رکھے۔ آیا کوئی شخص انکار کر سکتا ہے کہ اوسکا شہرہ نہین ہوا۔ اور سوا اسکے کہ وہ بجائے جاودانی کی خواہش رکھتا ہو حالانکہ وہ اسکا ذرہ بھی خیال نہین رکھتا تھا اور کون چیز بشر کے لئے قابل حاصل کرنیکے تھی جو اوسنے نہین حاصل کی۔

کہ اوسنے کل آرزوئین ہموطنون کی جو اوسکے بچپن سے رکھتے تھے برابر جوانی مین عجیب خوبی سے پوری کین اور حکومت کبھی نہین طلب کی مگر دو مرتبہ حاکم ہوا پہلے مرتبہ قبل اوس عمر کے جو حاکم ہونیکے لئے مقرر تھی اور دوبارہ جلدی اپنے سن کے تو بر وقت اور بہ لحاظ دولت جمہوریہ کے بہ دیر حاکم مقرر ہوا اور اوسنے دو شہرون کو نہایت سخت دشمنون کے اپنے ایام حکومت مین ذیجا برباد کرکے نہ صرف موجودہ جنگ و جدال کو بلکہ آیندہ کو بھی محو کر دیا گیا بیان کرون مین اوس کی خوش خلقی کا۔ ماں کی اطاعت کا۔ بہن پر شفقت کا۔ اپنے لوگون پر عنایت کا اور سب کے ساتھ عدالت کا۔

یہ باتین تمکو خود معلوم ہین - ہموطنون کو کیا وہ عزیز تہا اونکے اوسکے لئے عزا داری کرنے سے ثابت ہوتا ہے - پس چند سال کی زیادتی اوسکی زندگی مین اوسکو کیا مفید ہو سکتی - بڑہاپا اگر گران بہی نہ ہو جیساکہ مجکو یاد ہے (کاطون) اپنے مرنیکے ایک برس پیشتر میرے اور (اسکپیون) کے سامنے بیان کرتا تہا تاہم اوس سے وہ تازگی جاتی رہتی ہے جو آخر تک (اسکپیون) مین تھی -

۱۲ - باین وجہ اوسکی زندگی ایسے جاہ وجلال و اقبال سے کٹی کہ ممکن نہین تہا کہ اوسمین کوئی چیز اضافہ کرسکتی - مگر موت اوسکی ایسی دفعتہً ہوئی کہ کچہہ معلوم نہ ہوا اور اس قسم کی موت کے بارہ مین کوئی بات کہنا مشکل ہے -

لوگون کو جو شبہ ہے وہ تم جانتے ہو - اتنا البتہ حقیقۃً کہا جاسکتا ہے کہ اون سب دنون مین سے جنکو (اسکپیون) نے بہ کمال شادمانی و اقبالمندی بسر کئے وہ دن نہایت اوسکے جاہ وجلال کا تہا جبکہ بعد فراغت کے دربار خاص سے شام کو سارے شیوخ اور امت (رومان) اور اونکے ترکا ور (لاطینی) لوگون اوسکو گہر تک ساتہ جا پہونچایا ایک دن قبل اوسکے انتقال کے

(۳) یعنے اوسکا دیوتا بن جانا - ۱۲ - مترجم

پس بعد فائز ہونے کے اپنے رتبہ پر جانا اوسکا اعلے علیین
مین زیادہ قریب القیاس معلوم ہوتا ہے نہ کہ اسفل السافلین
مین —

۱۳ — اس واسطے کہ ہرگز مین ون لوگونکی راے کی موافقت
نہین کرتا ہون جنہون نے اب یہ بحث نکالی ہے کہ ارواح بھی ابدانکے ساتھ
فنا ہو جاتی ہین اور کل چیزین موت سے محو ہو جاتی ہین — میرے
نزدیک اگلے لوگون کی سند زیادہ تر معتبر ماننا چاہیئے خواہ
وہ ہمارے آبا و اجداد ہون جنہون نے اپنے مُردون کے لیے
کیسے کیسے دینی حقوق مقرر کئے اور جبتک وہ ایسا نہ کرتے
اگر جانتے کہ اونسے اونکو کوئی تعلق نہین ہے اور خواہ وُہ ہون
جو اس سرزمین پر رہتے اور جنہون نے (یونان المعظم) کے
لوگون کو کہ اب مٹا ہوا ہے مگر تب پھولا پھلا تھا اپنے قواعد و احکام
تعلیم کئے تھے اور خواہ وُہ ہو جو حسب فرمودہ (اپولین) نہایت
دانشمند تجویز ہوا تھا اور جو نہ کبھی یہ اور کبھی وہ جیسا
اکثر امور مین بلکہ ہمیشہ ایک طور پر کہتا تھا کہ روحین

انسانکی ملکوتی ہین اور جب وہ بدنسے خارج ہوتی ہین تو اونکا مرجع آسمانکی

طرف ہوتا ہی اور جو نہایت نیکوکار اور راست باز ہوتے ہین اونکی

تجسیم نہایت جلد ہوتی ہے —

۱۴ - اور یہی (اسکپیون) کو بہی معلوم ہوتا تہا جسنے اپنے قربِ موت کی

پیشین گوئی کرکے جبکہ (پہیلوس) اور (مانیلیوس) حاضر تہے اور بہی بہت

سے لوگ اور تو بہی (اسکیپوولا) میرے سانتہ آیا تہا تین دن برابر

دربارہ دولت جمہوری تقریر کی اور خاتمہ اسکا عدم فنا ارواح پر بیان

اور یہ تقریر وہ کہتا تہا کہ اوسنے خلوت مین بہ مشاہدہ (افریقانی)

سے سنتے تہے — یہ بات اگر یون ہی ہے کہ ہر ایک اچہے شخص کی

روح مرتے وقت بہت آسانی سے پرواز کرتی ہے جیسے کسی قیدخانہ

بدن سے تو (اسکیپون) سے زیادہ کس کو ہم سمجہہ سکتے ہین جبکہ

سہولت سے راہ عالم ملکوت کی ملی ہوگی - پس اوسکے اس

انتقال پر رنج کرنا مجہکو ڈر ہے کہ خاصہ اوسکے حاسد کا ہونا کہ اوسکے

دوست کا — مگر وہ بات اگر ٹہیک ہو یعنے ارواح واجسام ایکساتہ

فنا ہوتے ہون تو کچہہ شعور بہی نہ باقی رہتا ہوگا پس موت سی جس طرح

کو بھی بہتری نہ ہوگی اوسیطرح کچھ برائی بھی نہ ہوگی - جب شعور
نہ رہا تو یہی ہوا کہ جیسے وہ بالکل پیدا ہی ہوا ہو -
مگر اوسکے پیدا ہونے سے ہم خوش ہین اور یہ ملت جبتک سر گئی خوش ہوکر گئی
ایدین وجہ اوسکے لئے بیشک ہر طرحسے بہتری ہوئی اور میرے لئے تکلیف حالانکہ
میرے لئے بہتر یہ ہوتا کہ مین اوسکے قبل عالم ہستی مین آیا ہوتا تاکہ قبل اوسکے
یہان سے جاتا - بااین ہمہ اپنی باہمی دوستی کی یاد آور ایسے مین ایسا محفوظ
ہوتا ہون کہ اپنی زندگی کو سعادت سے گذری ہوئی دیکھتا ہون جو نکہ
(اسکیپیون) کے ساتھ بسر ہوئی کہ دولت جمہوری اور امور ذاتی کی فکر
مشترک اوسکے ساتھ مجکو رہتی تھی - اور سفر و حضر مین معیت اوسکی ہوتی تھی
اور میرے اور اوسکے وہ بات تھی جس سے ساز و ر دوستی کا ہوتا ہی کہ رغبتون
اور کوششون اور راوٗن مین میرے اور اوسکے نہایت اتفاق تھا -
پس مجکو نہین ایسا شہرہ اپنی دانائی کا جسکو ابھی (فینیوس) نے بیان کیا
اور جو غالباً بے اصل ہی شاد کرتا جیسا خیال اسکا کہ تذکرہ ہماری دوستی کا
ہمیشہ رہیگا - اور یہ امر زیادہ تر پسند خاطر مجکو اس سبب سے
ہوا ہے کہ تمام اگلے قرنون مین سے اب بہ مشکل تین یا چار

دوستونکی جوڑیونکا نام لیا جاتا ہے اور مین امید کرتا معلوم ہوتا ہون کہ اسی ہی قسم کی دوستی کے شمول مین (اسکپیون) اور (لیلمیوس) - کی دوستی کا بہی ذکر آیندہ نسل مین رہیگا

۱۶ (فینیوس) البتہ اے (لیلیوس) یہ بات تیری ضرور یون ہی ہے لیکن چونکہ تونے دوستی کا چرچہ کیا اور ہم فرصت سے بہی ہین تو تیرا بڑا احسان ہوگا اور مین امید کرتا ہون کہ (اسکیوولا) پر بہی اگر جس طرح کہ تجہکو عادت اور چیزون کی بیان کی ہے جب تجہسے استفسار کرین اسیطرح تو دوستی کا بہی حال بیان کرے کہ تو اوسکو کیا سمجہتا ہے اور کیا پاتا ہے اور کیا قاعدے اوسکے بتاتا ہے

(اسکیوولا) - البتہ میرے اوپر بہی بڑا احسان ہوگا بلکہ مین خود بہی کہا چاہتا تہا کہ (فینیوس) نے سبقت کی بدین وجہ ہم دونون پر بڑا احسان تیرا ہوگا -

۱۷ (لیلیوس) - مجکو ہرگز تامل نہ ہوتا جو اعتماد اپنے اوپر مجہے ہوتا کیونکہ یہ موضوع بہت عمدہ ہے اور ہم بہت فرصت سے بہی ہین جیسا کہ (فینیوس) نے کہا مگر مین کیا کہون اور مجہے کیا لیاقت ہے یہ معمول تو حکیمونکا اور

وہ بھی یونانیوں کا ہے کہ دفعتہً اون کے سامنے امور بحث کے لئے
پیش کئے جاتے ہین - یہ بڑا کام ہے اور تھوڑی مشق اسکے لئے درکار
نہین ہے - بدین وجہ جو اپنے تئین ایسا ظاہر کرتے ہین اونسے
تمکو مناسب ہی میرے نزدیک کہ سوال کرو کہ کیا کیا بحثین اسمین بایہم
ہوسکتی ہین - مین تم کو فقط اتنی نصیحت کرسکتا ہون کہ ہر ایک امر
بشری پر دوستی کو تم مقدم رکہو اس واسطے کہ کوئی چیز نہین ہر
جو ایسی موافق فطرت ہو یا یہ کہ ایسی مفید دونون حالت ادبار
و اقبال مین ہو -

۱۸ - مگر مین پہلے اس بات کو پاتا ہون کہ دوستی کا ہونا ممکن ہے مگر نیکون مین
لیکن مین جیتا نہین کاٹتا[۲] مثل اون لوگون کے جو اس بارہ مین بہت
دقیق بحثین کرتے ہین جو شاید صحیح بہی ہون مگر مفید عام بہت کم
ہوتی ہین اس واسطے کہ کسی کے حقیقتہً نیک ہونے کا وہ انکار
کرتے ہین مگر یہ کہ وہ دانشمند بہی ہو - سچ یون ہی صحیح مگر اس دانشمندی
کی ایسی تعریف وہ کرتے ہین کہ جیسی اب تک کسی بشر نے نہین حاصل کی ہی
اور ہمکو اونہین چیزون پر نظر رکہنا چاہئے جو معمولی طور سے عالم ہستی مین

(۲) یہ مثل ہے یعنی جیتا ناخن نہین کاٹتا یعنے بہت تدقیق نہین کرتا ۱۲ مترجم

پائی جاتی ہین نہ کہ وُہ جو تصور اور تمنا کی جاتی ہین۔
کبھی نہین مین کہون گا کہ (فابرکیوس) اور (کوریوس)
اور (طیبریوس) جن کا کہ دانشمند ہونا ہمارے آباو اجداد نے تجویز
کیا ہے یہ اون لوگون کے اندازے کے موافق بھی دانشمند تھے۔
لہذا اوتہا۔ کہین اپنے پاس دانشمندی کا نام جو پُرکینہ اور مبہم ہے
اور مان لین کہ یہ اشخاص مردانِ نیک ہوئے ہین مگر وہ یہ بھی
نہ کرین گے اور انکار کرین گے نیک ہونے کا مگر اوسکے جو دانشمند ہے
ویسے جیسا کہ کہتے ہین ع ۔گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت است ؛ اوپر
ہمکو عمل کرنا چاہیئے ۔ اور جو اشخاص اپنا برتاؤ ایسا رکھتے ہون
اور اس طرح اپنی زندگی بسر کرتے ہون کہ اونکی ایمانداری و پرہیز
گاری و عدالت و سخاوت کے سب قائل ہون اور اونمین کسی طرح کی نہ
حرص و ہوا نہ فسق و فجور نہ بے باکی و بے حیائی ہو بلکہ کمالِ انضباط
و استقلال ہو جیسے وہ تھے جن کا ابھی مینے نام لیا تو اون مردانِ
نیک کو جیسا کہ مانے گئے ہین ویسا ہی سزاوار بھی اس لقب کے
ہمین سمجھنا چاہیئے کہ جہانتک بشر کے امکان مین ہے

(۳) ترجمہ نہین ہم معنی مثل ہے ۱۲ مترجم۔

پیروی فطرت کی کرتے ہین جو نیک طریقۂ زندگی کی نہایت اچھی ہادی ہی۔ اس واسطے کہ مجھکو دکھائی دیتے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسطرح پیدا ہوئے ہین کہ ہم مین آپسمین کچھہ انس ہے اور زیادہ اوتنا جتنا کوئی قریب ہو چنانچہ اس انس مین ہموطن پردیسیون پر غالب ہین اور اقربا بیگانون پر اس واسطے کہ انکے ساتھہ محبت خود فطرت نے پیدا کر دی ہے۔

مگر اس مین خوب استحکام نہین ہوتا اسواسطے کہ محبت کو قرابت پر یہ فوقیت ہے کہ قرابت سے مہربانی کا سلب ہو سکتا ہی اور دوستی سے نہین ہو سکتا اسواسطے کہ جو مہربانی مسلوب ہوئے تو نام دوستی کا سلب ہو جاتا ہے اور قرابت کا باقی رہتا ہے۔ پس کتنا زور محبت کا ہوتا ہے اس بات سی خوب دریافت ہو سکتا ہی کہ وہ تعلق جو تھا ہی انس نوع انسان کا جو خود فطرت مین پیدا ہوا ایسا سمٹا اور ایسی تنگ جگہہ مین آگیا کہ ساری الفت دو یا چند آدمیون مین منحصر ہو گئی۔

مگر دوستی کوئی اور چیز نہین ہے سوائے اسکے کہ سب امور بشری و ملکوتی مین کمال اتفاق رائے مع نیک اندیشی اور الفت کے ہوئے

اور البتہ ایسے دوستی سے بہتر مین نہین جانتا کہ کوئی چیز نہ معلوم کہ
باستثنا دانشمندی کے کبھی دیوتاؤن نے انسان کو دی ہو۔
بعض لوگ دولت کو ترجیح دیتے ہین بعض صحت نفس کو بعض اقتدار کو اور
بعض عزت کو اور بعض تعیش کو۔ یہ اخیر تو حصّہ بہائم کا ہے۔ مگر وہ قبل کی
چیزین بہی غیر مستقل و بجبر مقرر ہماری فکر و تدبیر سے چندان حاصل
نہین ہوتی ہین جتنا کہ بخت و اتفاق سے۔ مگر وہ لوگ بہت عمدہ
بات کرتے ہین جو نیکی کو سعادت کبریٰ سمجھتے ہین۔
لیکن اسی نیکی سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ثابت بہی
رہتی ہے کہ بدلے نیکی کے دوستی کسی صورت سے ہو ہی نہین سکتی۔
۲۱۔ اب نیکی کی تفسیر ہمارے طرز گفتار و کردار سے لگتی ہوئی
بیان کرنا چاہیئے نہ کہ ہم تحدید اوسکی شاندار الفاظ سے مثل بعض
علما کے کرین اور مردان نیک اونکو ہمین شمار کرنا چاہیئے جن کو
لوگ نیک مانتے تہے یعنے (پولوسوس) کو اور (کاتون) کو اور (گلوسون)
کو اور (اسکپیونون) کو اور (پہیلوسون) کو اس
عالم مین ان لوگون کا پایا جانا غنیمت ہے اور

سلہ یہ جمع ہی کی جمعین ہین یعنے ان ان نامون کے سب لوگ ۱۲ مترجم

ویسی آدمیون سے قطع نظر کرنا چاہئیے جنکا بالکل کہین وجود ہے ہین ہے

۲۲ پس ان ایسے لوگونمین دوستی ہوسکے اتنے مناسبات پائے
جاتے ہین کہ مین اون کا حصر مشکل سے کرسکتا ہون - اولاً کیسے
بے وہ زندگانی قابل جینے کے بقول (اینوس) ہوسکتی ہے -
جسمین باہمی دوست کی نیک اندیشی پر اطمینان نہ ہووے -
اس سے عمدہ کون بات ہے کہ تو ایسا شخص رکھتا ہو
جسکے ساتھہ تو ایسی بے تکلفی سے سب باتین کرسکتا ہو جیسے خود اپنے ساتھہ -
کون ایسا بڑا ثمرہ اقبالمندی کا ہے سوائے اسکے کہ ایسی دوست
کا ملنا جو تیری دولت سے مثل تیرے خوش ہو - مگر ادبار سے کا تجکو
تو ملے وہ شخص ہے جو تیرے مصائب کو تجھسے زیادہ گران
سمجھے سخت مشکل ہے - ثانیاً اور چیزین جو طلب کی جاتی ہین دنیا
سے ہر ایک اکثر ایک ہی امر کے لئے مناسب ہوتی ہے -
مال تاکہ تو اپنے مصرف مین لاوے -
ثروت تاکہ لوگ تیرے مطیع ہون -
عزت تاکہ لوگ تیرے تعظیم و توقیر کرین -

عیش و عشرت تاکہ تو محفوظ ہوئے —

صحت تاکہ الم سے تو محفوظ رہے اور افعال جسمانی بجالاوے —

مگر دوستی فوائدِ کثیرہ پر شامل ہے —

جدہر جدہر تو اپنا رُخ کرتا ہے وہ حاضر ہوتی ہے —

کسی مقام سے خارج نہین ہوتی — کبہی بیوقت نہین ہوتی

کبہی موذی نہین ہوتی —

پس آگ پانی جیسا کہتے ہین اوتنی جگہہ ہمارے کام نہین آتا

جتنی جگہہ کہ دوستی — مین تو یہان عامیانہ اور رسمی دوستی کا ذکر

نہین کرتا اگرچہ اس سے بہی خوشی حاصل ہوتی ہے اور فائدہ

پہونچتا ہے بلکہ اوس سچی اور پکی دوستی کا بیان کرتا ہون جیسے

کہ اون چند شخصون مین تہی جن کا نام لیا جاتا ہے —

اسواسطے کہ دوستی اقبال مندی کے تجمل وا حقشام کو زائد رونق

بخشتی ہے اور مصیبت اور نکبت مین شریک ہوکے اوسے خفیف کرتی ہے —

۲۳ — جہان دوستی فوائد عظیمہ و متکاثرہ پر مشتمل ہو وہان اوس کا

ایک یہی فائدہ ہے جو کیا عجب اور سب فوائد پر فوقیت رکہتا ہو کہ

ما بعد کی امید کو روشن کر دیتی ہے اور دلون کو ضعیف ہونے اور گرنے نہین دیتی ۔

اسواسطے کہ دوست اپنے سچے دوست کو اوس نظر سے دیکھے گا جس نظر سے کوئی اپنے نظیر کو دیکھتا ہے ۔

لہذا دوستی سے غائب حاضر ہو جاتے ہین اور محتاج غنی ہو جاتے ہین اور ضعیف قوی ہو جاتے ہین اور مشکل کہنے مین یہ ہے کہ مردے زندہ ہو جاتے ہین کہ اتنا انکو پاس اپنے دوستونکی عزت کا اور یادگاری کا اور خیال اون کے فقدان کا بعد اونکے رہتا ہے پس انکی موت سعید معلوم ہوتی ہے اور انکی زندگانی قابل تعریف اور اگر تو فطرت اشیا سے نیک اندیشی کے میل کو خارج کرے تو نہ کوئی خاندان قائم اور نہ کوئی شہر ثابت رہ سکے گا بلکہ کشتکاری تک نہ باقی رہے گی ۔

اگر یہ خوب سمجھ مین نہ آوے کہ کس قدر زور دوستی اور اتفاق کا ہے تو اختلاف اور تنازع سے سمجھا جا سکتا ہے کہ کون خاندان ویسا مستحکم اور کون سلطنت ایسی مضبوط ہے

جو نا فرت سے اور جدائی سے درہم و برہم نہ ہو سکتی ہو پس اسی سے
کس قدر کی خوبی محبت کی ہے دریافت ہو سکتا ہے ۔

۲۴ - کسی عالم (اگر نگنطینی) کو کہتے ہین کہ اوسنے بطور الہام کے
یونانی مین نظم کیا تہا کہ جو جو چیزین فطرت مین ہین اور جو جو تمام عالم میز
ساکن خواہ متحرک ہین یہ سب محبت سے مجتمع ہوتے ہین او نزاع سے
منتشر ہوتی ہین ۔

اور یہ بات ایسی ہے جس کو تمام بشر جانتے ہین اور واقعی پاتے ہین
کیونکہ اگر کبھی کوئی کام دوست کا ہوا کہ خود مصیبت اوٹھانا یا او میں
شریک ہونا پڑا تو کون ہے جو اس امر کا کمال تعریف و توصیف سے
ذکر نہ کرے گا ۔

کئی دن ہوئے کہ سارے ناچ گھر مین میرے دوست اور میزبان (پاکو ویس)
کے نئے قصے پر کیا شور مچا تہا جبکہ بادشاہ کے سامنے جو نہ جانتا تہا کہ کون
انمین سے (اورسطیس) تہا (پیلاوس) کہتا تہا کہ مین (اورسطیس)
ہون تاکہ بچا رہے اوسکے قتل کیا جاوے اور خود (اورسطیس)
اصرار کرتا تہا کہ مین ہون ۔

اِس بناوٹ کی بات پر تو لوگ کہڑے ہو ہو کے تعریفین کرتے تہے پس کیا ہم سمجھتے ہین وہ اصلی بات پر کرتے ۔
فطرت اپنا زور خوب دکہاتی ہتی جبکہ لوگ غیر سے اوس بات کا ہونا صحیح طور سے پسند کرتے تہے جو خود نہ کر سکتے تہے ۔
پس یہانتک مجہے معلوم ہوتا ہے کہ جو دربارہ دوستی کے میری رائے ہے مین بیان کر سکا ۔ علاوہ اسکے جو باتین ہین اونمین سمجہتا ہون کہ بہت ہین اگر تم کو مناسب معلوم ہو تو اوسنے پوچہو جو اسطرح کے مباحثے کیا کرتے ہین ۔
۲۵ ۔ (فینیوس) ہم تو اور کسی سے نہین بلکہ تجہی سے پوچہین گے اگرچہ مینے اون لوگون سے بہی اکثر سوال کئے ہین اور جواب بہی بخوشی سنے ہین لیکن سلسلہ تیری تقریر کا کچہہ اور ہی ہے ۔
(اسکیوولا) تب تو اے (فینیوس) خوب اِس بات کو کہہ سکتا اگر تو (اسکپیون) کے باغ مین حاضر ہوتا جبکہ دربارۂ دولت جمہور گفتگو ہوتی ہتی کیسا مقابلہ مین تقریر مسلم شدۂ (پہیلوس) کے بیہ انصاف کا حامی ہوا تہا ۔

(فلیوس) - البتہ یہ بات آسان نہین منصف شخص کو انصاف کی حمایت کرنا

(اسکیولا) - کیا دوستی کا بیان اوسکو سہل نہین ہے جس نے

سب سے بڑی شان و شوکت اس وجہ سے حاصل کی ہے کہ دوستی کو

بڑی ایمانداری، و استقلال و انصاف سے نباہا

۲۶ - (لیلیوس) - یہ تو زور ڈالنا ہے - نہین تو اور اس

سوال کا کیا مطلب ہے جس سے تم مجبور کرنا چاہتے ہو - مجبور تو

بیشک تم مجھے کرتے ہو - اسواسطے کہ داماد ون کی خواہش کا

نہ پورا کرنا علے الخصوص اچھی بات مین مشکل بھی ہے اور بیشک خلاف

انصاف بھی ہے - پس اکثر جب مین دربارۂ دوستی خیال کرتا ہون

تو مجھے یہ بات سب سے زیادہ غور کے قابل نظر آتی ہے کہ آیا دوستی

بسبب ضعف و بے مایگی کے طلب کیجاتی ہے تاکہ دینے اور لینے

کی مدد سے جو کچھ کوئی کم کرسکتا ہو وہ دوسرے سے لیوے

اور جب دوسرے کی باری ہو اوس کو دیدیوے اور یا یہ کہ

یہ سب صرف خاصہ اور اثر دوستی کا ہے اور اصل اسکا سبب

کچھ اور ہی شئے ہوتی ہے جو ان چیزون سے عمدہ تر اور سابق تر ہے

اور دوستی خود فطرت سے پیدا ہوتی ہے۔
اسواسطے کہ حُب جس سے کہ محبت مشتق ہوئی ہے وہ باہم نیک اندیشی
کا ارتباط حاصل کرنیکے لئے اصل ہوتا ہے اور یون کام تو اکثر اونکی
بہی نکل جاتے ہین جو دوستی کے بہانے سے زمانہ سازی کرکے
اطاعت کئے جاتے ہین مگر دوستی مین نہ کچہہ بناوت اور نہ کچہہ
بہانہ ہوتا اور جو کچہہ ہوتا ہے وہ سچ اور از تہہ دل ہوتا ہے۔
٢٧ - پس دوستی مجکو معلوم ہوتا ہے کہ فطرت سے پیدا ہوتی ہے نہ احتیاج
سے اور زیادہ تر دل کو لگانے سے مع شعور محبت کے نہ کہ اسیطرح
خیال سے کہ کتنے فائدے اس بات سے حاصل ہوئین گے۔
اور یہ کہ یہ امر البتہ یوہین ہے بعضے بہائم مین بہی دیکہا جا سکتا ہے
جو اپنے بچونکو اور یہ اونکو ایک زمانہ تک ایسا چاہتے ہین کہ صاف
اونکا شعور محبت اوس سے ظاہر ہوتا ہی۔ اور یہی امر انسان مین
اور بہی زیادہ تر واضح ہے اولاً اوس محبت سے جو اولاد اور ابوین
مین ہوتی ہے جسکا ٹوٹنا بے اسکے کہ کوئی ایسی ہی خطائے عظیم سرزد
ہو محال ہی۔ ثانیاً چونکہ کچہہ ایسا ہی شعور محبت کا ہم مین پیدا ہوجاتا ہے

جب کہ ہمنے کسی ایسے شخص کو پایا جس سے کہ اخلاق اور طبیعت مین ہمین اتفاق ہے کیونکہ ہمکو معلوم ہوتا ہے جیسے کہ ہم ایک قسم کی روشنی کو خوبی اور نیکی کی اوسمین دیکھتے ہین - اسواسطے کہ نیکی سے زیادہ کوئی چیز قابل محبت کے نہین ہے اور نہ کوئی چیز زیادہ تر الفت کی طرف گرویدہ کرتی ہے - چنانچہ اس ہی نیکی اور خوبی کے سبب سے اونسے بھی جنکو کبھی نہین ہمنے دیکھا ہی ہم کو ایک طرح کی دلبستگی ہو جاتی ہے - کون ہے جو (فابریکیوس) اور (کوریوس) کی یاد آوری بے کسی طرحکی الفت اور خیر اندیشی کے کرے جنکو اسنے کبھی دیکھا بھی نہ ہو -

کون ہے جو (طارقینوس متکبر) سے - کون ہی جو (کسیوس) اور (میلیوس) سے نفرت نہ کرے - ہمسے دو سرداروں (پرہوس) اور (ہینیبال) سے دربارہ سلطنت ایطالیہ جنگ و جدال ہوئی - ایک کو بسبب اوسکی خوبی کے ہم بہت بیگانہ نہین سمجھتے ہین اور دوسرے سے بسبب اوسکے ظلم کے ہمیشہ یہ ملک نفرت کرتا رہے گا -

۲۹ - پس اگر خوبی کا اتنا زور ہے کہ اوسکو ہم اون لوگون میں بھی

پسند کرتے ہین جنکو ہمنے کبہی نہین دیکہا بلکہ زیادہ تر یہ ہے کہ دشمن
مین بہی تو کیا تعجب ہی جو انسانونکے دل حرکت مین آئین جب
اون لوگون کی خوبی اور نیکی کو دیکہین جنسے وہ کاروبار مین
شرکت کرسکتے ہین - بلکہ دوسرے کے احسان کرنیسے اور اوسکی
دلسوزی دیکہنے سے اور آپسمین رسم ہو جانے سے محبت مستحکم ہو جاتی ہی
اور جب ان باتون کا اضافہ اوس پہلی دلی محبت کی حرکت پر
ہوتا ہی تو کچہہ عجب مقدار التفات کی بڑہنے لگتی ہے اور جو اسکو
تصور کرتے ہین کہ اپنے ناقابل ہونیکے سبب سی طلب کیجاتی ہے
تاکہ جس چیز کی احتیاج ہووے دوسرے سے لے لیوین تو بیشک وہ
مبدء دوستی کو بہت ذلیل اور کم ذات والی اگر یون کہون کردیتے ہین
کہ اوس کا بے نوائی اور احتیاج سے پیدا ہونا سمجہتے ہین اور
اگر یہ بات یوہین ہوتی تو جو کوئی کہ کم اپنے مین قدرت سمجہتا ویساہی
دوستی کیطرف زیادہ مائل ہوتا حالانکہ امر اسکے بالکل برعکس ہے
۳۰ - اسواسطے کہ جو شخص اپنے اوپر زیادہ بہروسا رکہتا ہی
اور جتنا کہ نیکی اور دانائی سے آراستہ ہوتا ہی اور جتنا اوس کو

کم اپنے کامون مین کسی دوسرے کی احتیاج ہوتی ہے اوتنا ہی زیادہ
وہ دوستی کی طلب کرتا ہے اور اوسکے بڑہانے کی زیادہ فکر کہتا ہے
بہلا کیا (افریقانی) کی میریطرف احتیاج تہی واللہ کچہہ نہین اور
مجہکو بہی اوسکی طرف نہین ضرورت تہی ہان مین اوسکی خوبیان
دیکہہ کے اوسپر فریفتہ اور وہ کچہہ اپنی راے میرے اخلاق کے
بارہ مین خیال کرکے مجہسے دل بستہ ہوا ہے رسم وراہ سے
خیراندیشی بڑہی اور جو کچہہ بڑے بڑے کام بعد اوسکے نکلو اونکی
لحاظ سے ہرگز یہ دل بستگی نہین واقع ہوئی تہی۔

۳۱ - اسواسطے کہ ہم محسن اور کریم ہین پس جیسا کہ ہم دیکے شکریہ
طلب نہین کرتے یعنی احسان کو سودی نہین چلاتے ہین بلکہ فطرۃً
احسانکی طرف مائل ہین دیا ہی دوستی کو نہ اسلئے کہ جلب منفعت
اس سے منظور ہو بلکہ اس لئے کہ کل ثمرہ اس محبت کا خود ہی محبت
ہو قابل حاصل کرنیکے سمجہتے ہین۔

۳۲ - مگر وہ جو بہائم کیطرح آسایش جسمانی کو ہر امر مین مطمح نظر
اپنا رکہتے ہین بالکل اور طرح سمجہتے ہین اور یہ سمجہنا اونکا عجب

ہمین ہی اسواسطے کہ وُہ نہ کوئی چیز اعلیٰ اور نہ کوئی چیز جلیل یا ملکوتی معائنہ کر سکتے ہین بلکہ
کل اونکی خیالات ایسے سخیف ایسے مبتذل چیچھڑتے ہین لہذا ہمین البتہ مناسب ہے کہ
اُنکو اِس ذکر سے خارج کرین اور ہم خود سمجہین کہ فطرت سے شعور دل بستگی کا
اور — خیال نیک اندیشی کا پیدا ہوتا ہی جبکہ ادراک پسندیدگی کا ہو اور
جنکو یہ حاصل ہو گیا تو وُہ زیادہ تر نزدیکی چاہتے ہین اور اپنے
تئین اِس مین مشغول رکھتے ہین کہ مخالطت وحسنِ اخلاق سے اوسکے
جنکی الفت شروع ہوئی ہے خورسند ہون او محبت مین دونون جوڑ
اور برابر ہون اور زیادہ تر مائل رہتے ہین اِس امر پر کہ سزاوار
دوسرے سی خیر کے ہون نہ کہ طلب گار اور اس امر شریف مین
سبقت کرنے پر آپسمین جھنگک رہتی ہی پس اب کام بہی دوستی
سے بہت بڑے بڑے نکلین گے اور مبدا بہی اِس کا فطرت سے
نہ کہ ناتوانی سے ہوگا اور زیادہ تر بہاری اور سچا ہوگا —
کیونکہ اگر کام کی غرض نے دوستون کو ملایا ہوتا تو جب غرض
نکل جاتی دوستی بہی نہ رہتی — مگر چونکہ فطرت بدل نہین سکتی ہے
اسلئے سچی دوستیان ابدی ہوتی ہین — اب تم مبدءِ دوستی کو

دیکہتے ہو مگر یہ کہ شاید تم اس پر بہی اضافہ چاہتے ہو۔
(فینوس)۔ تو تو (لیلیوس) کہے جا۔ یہ جو سن مین چہوٹا ہے
مین خود اس کی طرف سے بہی تجہسے کہتا ہون۔
(اسکیوولا) ٹہیک کہا تونے۔ تو اب سُننے دے ہمین۔
۳۳۔ (لیلیوس) اچہا تو اہی جوانوجو مجہہ مین اور (اسکیپیون) مین
دربارۂ دوستی مباحثہ ہوا کرتا تہا کہ دوستی کے آخر عمر تک
برابر باقی رہنے سے زیادہ کوئی چیز مشکل نہین ہے اواسطے کہ اکثر اتفاقات
سے ایسا واقع ہوتا ہے کہ ایک ہی شئے بعینہ دونوکو مناسب نہ ہوئے
یا یہ کہ ایک ہی شئے بعینہ رائے مین دونون کی دربارۂ دولت جمہوریہ
نہ لگے۔ اور یہ بہی کہتا تہا کہ اکثر اخلاق و عادت آدمیون کے
بدل جاتے ہین کبہی نکبت مین مبتلا ہونے سے کبہی سن کے دراز ہونے سے
اور ان امور کی تمثیل مین بہ سبب مشابہت کے وہ ابتدائے عمر
کو لاتا تہا۔
۳۴۔ کہ بڑی بڑی محبتین لڑکونکی اکثر اونکے کرتون کے ساتہ چہوٹ
جاتی ہین ورنہ اگر شباب تک پہنچین بہی تو بعد اوسکے جہگڑے ہے

ناقابل کے یا کسی ایسے نفع کے جو دو شخصون کو بہم حاصل نہین ہو سکتا
ٹوٹ جاتی ہین اور اگر اس سے بہی زیادہ وہ دوستی پر ثابت قدم
رہتے ہے تو بہی اکثر دوستی سست ہو جاتی ہے اگر انہین دربارۂ طلب
اعزاز مقابلہ آپڑا اس لئے کہ دوستی کے لئے اس سے بڑی کوئی
آفت نہین ہے اکثرون مین دولت کی حرص ہونا اور اچہون کے
درمیان جاہ و جلال کے لئے مقابلہ ہونا کہ اس سے بڑی بڑی دشمنیان
درمیان نہایت بڑے بڑے دوستون کے واقع ہو گئی ہین
۳۵- بڑے ملال اور اکثر بجا بہی پیدا ہوتے ہین جبکہ دوستون سے
ایسی کوئی چیز طلب کیجا دے جس کا کرنا درست نہین ہے اسطرح پر
کہ بدکرداری مین معین یا ظلم مین شریک اون کو ہونا پڑتا ہو-
اس سے جنہون نے انکار کیا اگرچہ اونہون نے اچھا کیا مگر اونکے
نزدیک جنکی اونہون نے متابعت نہ اختیار کی قاعدہ دوستی
کا توڑ ڈالا- مگر جن لوگون نے قصد کر کے کوئی سی چیز دوست سے
طلب کی ہو تو صرف یہ طلب اونکی دلیل اونکے اعتراف کرنے
کی ہے کہ وہ اپنے دوست کے لئے ہر ایک امر کے کرنے پر تیار ہین

اِنکے آپس کے جھگڑون سے نہ صرف قدیم روابط و اخلاص باطل
ہو جاتے ہین بلکہ اکثر عداوتِ ابدی پیدا ہو جاتی ہے یہ خرابیان
باین کثرت مثل آفات سماوی کے واقع ہونا اون کا دوستی مین
ایسا مترتب ہی کہ احتراز اوُسے مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ نہ کام صرف
دانشمندی کا ہی بلکہ بخت بہی اچہا ہونا چاہیئے —

۳۶ — پس اگر تمہاری چاہتا ہو تو پہلے یہ دیکھین کہ کہان تک
دوستو نہین محبت باقی رہنی چاہیئے — اگر (کوریولانوس)
کے دوست ہوتے تو آیا اون کو وطن پر تلوار کھینچنا (کوریولانوس)
کے ساتہ لازم تہا — اور آیا (وسکلینوس) طالب سلطنت کی یا —
(میلیوس) کی مدد کرنا اون کے دوستو نپر واجب تہا

۳۷ — البتہ ہم دیکھتے تہے کہ (اگر خوس) جبکہ دولت جمہوریہ مین
خلل انداز تہا تو اوسکو (طوبیردن) اور مثل اِسکے اوسکے دوستون
نے چہوڑ دیا تہا — مگر (بلوسیوس کومانوس) جو لے (اسکیولا)
میرے خانوادے مین لگے مہمان ہوا کرتا تہا جب میرے سامنے
عذر خواہی کو آیا کہ مین زمانِ حکومت (لنیاط) و (روپلیوس)

مین کچہری مین اجلاس کرتا تہا اور یہ وجہ تہا کہ مین اوسکو معاف
کرون پیش کی کہ (دگر خوس) کا اوسکے نزدیک ایسا مرتبہ تہا کہ
جو کچہہ وہ کہتا تہا اوس کا بجالانا اوسکو اپنے اوپر فرض معلوم ہوتا تہا
تب مینے کہا کہ اگر وہ تجہسے قلعہ مین آگ لگانے کو کہتا تو ہی؟ - اسنے کہا کہ
اوسنے مجہسے یہ کبہی نہین کہا مینے کہا جو وہ کہتا تو اوسنے کہا کہ مین بجالاتا
دیکہتے ہو تم کیسا شنیع کلام ہے واسد ایسا ہی اوسنے کیا بلکہ جتنا کہا تہا
اوس سے بہی زیادہ کیا - اسواسطے کہ ناہنجاری مین (دگر خوس)
کا نہین تابع بلکہ سابق اوسپر ہوا برافروختگی مین نہ اوس کا شریک بلکہ مقدم
اپنے تئین کر دکہایا چنانچہ اسنے خطا کی جوا بدہی سے دہشت کہا کے
اپنے جنون مین (ایشیا) کو بہاگ گیا اور دشمنون پاس جاکے دولت
جمہوریہ سے مخالفت کیکی قرار واقعی سنگین سزا پائی پس بدکاری
کے لئے یہ ہرگز عذر نہین چل سکتا ہی کہ دوستی کے واسطے تونے خطا کی
اسواسطے کہ جب باعث دوستی کا دوست کی نیکی کا خیال ہوا تو دوستی کا
باقی رہنا مشکل ہے اگر تو نیکی سے منحرف ہوا -

۳۸ - اور ہم تو دوستون کو دیدینا جو کچہہ وہ چاہین اور اون سے

مانگ لیتا جو کچھہ ہم چاہین درست قرار دیتے اور ہم پورے دانا ہوتے اگر انسان مین شائبۂ برائی کا نہ ہوتا مگر ہم گفتگو انہین دوستون کی کرتے ہین جو آنکہون کے سامنے ہین یا جن کا تذکرہ ہمنے سُنا ہے اور جو رسمی لوگون مین محسوب ہین۔ انہین لوگون مین سے نظیر لینا چاہیئے علے الخصوص اونکی انہین سے جو دانائی کے بہت قریب پہونچتے ہین۔

۳۹- ہم دیکھتے ہین (ایمیلیوس) کو کہ (لوسکینوس) کا ہلا ملا دوست تہا یعنی آباو اجداد سے سنا ہی پہ دونون دو دفعہ ساتہ حاکم ہوا اور منصب قضا مین ساتہ رہے پہر اونسے اور (کوریوس) اور (کورونکانیوس) سے اور انہین آپسمین نہایت ارتباط ہوتا سلف سے یاد چلا آتا ہے پس ہم شبہہ بہی اس کا نہین کرسکتے ہین کہ کسی نے انہین سے اپنے دوست سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ کیا ہو جو خلاف ایمان کے یا خلاف قسم کے یا خلاف دولت جمہوریہ کے ہتی اسلئے کہ ایسے اشخاص کی نسبت اس کہنے سے کیا حاصل ہوگا کہ اگر کسی نے انہین سے مطالبہ کیا بہی ہوتا تو اوس کو مطلوب اپنا حاصل نہ ہوتا چونکہ یہ نہایت متبرک اشخاص تہے اور ایسی کسی چیز کا طلب کرنا یا حسب الطلب کسی کے خود کرنا دونون برابر نا روا ہے۔ مگر البتہ (طیبریوس گرخوس) کی پیروی

(سکاربون) اور (کاجلون) کرتے تھے اور اس کا بھائی (کایوس گرخوس)
جب تو نہین البتہ مگر اب نہایت چستی سے کرتا ہے
۴۰- پس یہ ضابطہ دوستی کا مسلم رکھنا چاہئے کہ نہ تو ہم جو چیز قبیح ہے
اوسکی درخواست کرین اور نہ درخواست کئے جانیسے خود مرتکب ہون
اسواسطے کہ یہ عذر قبیح ہے اور قابل قبول نہین ہے جیسا اور خطاون کے
بارے مین ویسا ہی اس بارے مین کہ کوئی اعتراف کرے اس بات کا
کہ اوسنے اپنے دوست کی خاطر سے خلاف دولت جمہوریہ کے کیا۔
اور اسواسطے بھی اے (فینیوس) اور (اسکیوولا) کہ ہم
اب ایسی حالت پر پہونچے ہین کہ ہم کو دولت جمہوریہ کی آیندہ
آفات کا بہت قبل سے خیال کرنا واجب آپڑا ہے اسواسطے کہ
عادت بزرگون کی اب ایک ذرہ سی اپنی راہ و انداز سے خارج ہوگئی ہے
(طیبیریس گرخوس) نے بادشاہی لے لینے کی کوشش کی بلکہ کئی مہینے
بادشاہی بھی کی۔
۴۱- بھلا ایسی کوئی بات امت (رومانی) نے کبھی پہلے دیکھی یا سنی
تھی متابعت سے اوسکے بعد موت کے بھی جو اوسکے دوستون اور عزیزون

نے (پولیپس اسکیپون) کے ساتھ کیا وہ مین بے چشم پر ایک کچھ نہین سکتا ہون
اسواسطے کہ (کابون) کی تو جسطرح ہمین بن پڑا (طیبیریوس گراخوس)
یا الفعل سزا دینے کے لئے ہمنے مدد کی لیکن (کایوس گراخوس) کی
سرداری سے جو مین اندیشہ کرتا ہون اوسکی پیش گوئی کرنے کو میرا جی نہین
چاہتا ہے پس ایک بات ایسی ہوتی چلی ہے کہ جو ایک دفعہ چل نکلے تو پھر
بہت جلد خرابی تک پہونچے گی ۔ تم دیکھتے ہو پہلے سے کتنی بڑی غلطی بہت
مین واقع ہوئی ہے اولاً تو قانون (کابین) سے پھر دو برس بعد قانونہ
(کا سیی) سے گویا مین ابھی سے دیکھتا معلوم ہوتا ہون کہ لوگ انجمن شیوخ
سے جدا ہو گئے ہین اور عوام کی رائے سے امور عظیمہ کئے جاتے ہین اسواسطے
اکثر آدمی سیکھین گے کہ کس طور پر یہ باتین کیجاتی ہین اور کم سیکھین گے
کہ کس طور سے انکا دفعیہ ہو سکتا ہے ۔

۴۴ ۔ کس غرض سے یہ سب ذکر ہوا اس غرض سے کہ بدمعاش شریکون کے
کوئی شخص اسطرحکی کسی بات پر مستعد نہین ہوسکتا لہذا اچھے لوگونپر تاکید کرنی
چاہیے کہ اگر وہ اس قسم کی دوستی مین اتفاقاً نادانستہ پڑین تو اپنے تئین
ایسا مجبور نہ سمجھین کہ اون دوستون سے جدا نہ ہون جو امر مملکت مین خلل انداز

ہین - بلکہ بدکارونکے لئے سزا مقرر کرنا چاہیئے نہ کہ اون لوگون کے
لئے جنہون نے دوسرے کی پیروی کی اونسے کہ خود بغاوت
کے سرغنا ہوئے کون شخص (ذمسطوکلیس) سے زیادہ صاحب
شان (یونان) مین ہوا اور کون اس سے زیادہ صاحب قدر تہا اسنے
جب جنگ (فارس) مین سالار بنکے (یونان) کو غلامی سے نجات دی
اور بہ سبب حسد کے جلاوطن کیا گیا تو ظلم کو اپنے ناسپاس
اہل وطن کے اس نے تحمل نہ کیا حالانکہ اسکو کرنا چاہیئے تہا -
اور وہی کیا جو بیس برس قبل ہمارے یہان (کوریولانس) نے
کیا تہا - ان دونون کا کوئی معاون خلل اندازی وطن مین پایا نہ گیا
پس دونون نے خودکشی کی -

۴۳ - لہذا بدکارون کی ایسی سازش کو نہ صرف بعذر دوستی
پوشیدہ کرنا چاہیئے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ہر طرح کی عقوبت سے اوسکی
اصلاح کرین تاکہ کوئی شخص اپنے تئین دوست کے تابع ہونے کا اوس
حالت مین بہی مجاز نہ سمجہے جبکہ یہ وطن پر جنگ آوری کرتا ہو -
کبہی نہ کبہی نہ معلوم کہا ہونے والا ہے کہ ایک بات تو ہونا شروع

ہوگئی ہے مجھکو تو کم فکر اسکی نہین ہے کہ میرے مرنیکے بعد دولت جمہوریہ کا کیا حال ہوگا اس سے کہ آج اوس کا کیا حال ہے ۔

۴۴ ۔ پس پہلا ضابطہ دوستی کا یہ مسلم رکھنا چاہیئے کہ ہم دوستون سے نیک ہی امورونکی طلب کرین اور دوستون کے لئے نیک ہی امر بجا لائین اور انتظار اس کا نہ کرین کہ وہ ہمسے طلب کرین اور سدا اوس پر مستعد و آمادہ رہین تعویق کبھی نہ ہو بلکہ آزادانہ مشورہ دینے سے بہی ہم خوب بہت خوش ہون اور چاہیئے کہ وقعت نیک صلاح دینے والے دوستونکی زیادہ تر دوستی کی بنا پر قایم ہو اور اسکو نہ صرف صاف صاف کہنے مین بلکہ سختی سے نصیحت کرنے مین بھی اگر مقتضائے مقام ہو کام مین لادین اور جب اس طرحسے کچھہ کہا جائے تو مانین ۔

۴۵ ۔ بعض اشخاص کو جو کہ مین سنتا ہون (یونان) مین دانا کہلاتے تھے کچھہ عجب باتین مین سمجھتا ہون پسند آئی تھین بلکہ کوئی چیز ایسی نہین ہے جسمین وہ اپنی تو ہہات کو دخل ندیتے ہون منجملہ اون کے یہ ہین کہ زائد دوستون سے بہاگنا چاہیئے مبادا ایک شخص کو کئی شخصون کے لئے متردد ہونا ہو ہر ایک شخص کو اپنے ہی امور کافی بلکہ زائد ہین

نصیحت دوستانہ

زائد عیروں میں پہننا باعث تکلیف ہے - نہایت مفید یہ ہے کہ جسقدر ہو سکے دوستی کی باگیں لمبی ہوں جنکو جب چاہو تم کھینچ لو جب چاہو ڈھیلا کر دو خوشی سے زندگانی بسر کرنے کے لئے اصل بے فکری ہے جو دل کو حاصل نہیں ہو سکتی اگر ایک شخص کو کئی شخص گویا پالنا پڑیں

۴۶ - مگر لوگ کہتے ہیں کہ اوروں نے اس سے بھی زیادہ خلاف انسانیت باتیں کی ہیں اور میں بھی قبل ازیں اسی طرح کا ذکر مختصر طور پر کر چکا ہوں کہ حمایت اور اعانت کے لئے نہ کہ مہربانی اور الفت کے سبب سے دوستی کو طلب کرنا چاہئے پس جتنا کہ کوئی بہت ہی کم مضبوطی اور بہت ہی کم قوت رکھتا ہو اوتنا ہی زیادہ تر وہ طلب گار دوستی کا ہو گا - اور اس سے یہ نکلا کہ عورتیں بیچاریاں دوستی کی حمایت کی زیادہ تر طلب گار ہوتی ہیں بہ نسبت مردوں کے اور مفلس بہ نسبت مالداروں کے اور بد نصیب بہ نسبت خوش نصیبوں کے -

۴۷ - واہ ری دانائی اسواسطے کہ آفتاب کو عالم میں سے لے لیتے معلوم ہوتے ہیں جو دوستی کو آدمیوں میں سے لے لیتے ہیں حالانکہ اس سے خوشتر کوئی چیز ہمنے دیوتاؤں سے نہیں پائی ہے - اسواسطے کہ

وہ آپکی بے فکری کیا ہے۔ ظاہر مین تو البتہ بھلی معلوم ہوتی ہے مگر
نفس الامر مین اکثر مقامات پر قابل ترک کرنیکی ہے۔ اسواسطے کہ
کسی امر نیک کو مبادا کہ تجھکو تردد کرنا پڑے نہ اختیار کرنا یا اختیار
کئے ہوئے کو نہ تمام کرنا مناسب نہین ہے اور اگر فکر ہی سے ہم بھاگتے
تو نیکی نسے بھی ہمکو بھاگنا چاہیئے کہ نیک ہونے مین بھی تو اسکے مخالف
امور سے جیسا کہ سعادتمند ہونے مین شرارت سے اور پرہیزگار
ہونے مین عیاشی سے اور مضبوط ہونے مین سستی سے احتراز اور
نفرت کرنا ضرور کچھہ نہ کچھہ فکر کے ساتھہ ہوتا ہے۔ چنانچہ تو دیکھہ سکتا ہے
کہ راست بازون کو ناراست باتونسے اور بہادرون کو بودےپن کی
باتونسے اور باحیاؤن کو بےحیائی کی باتونسے نہایت رنج ہوتا ہے
تو اچھی باتونسے خوش ہونا اور مخالف باتونسے رنج پانا خاصیت نفس
صحیح القویٰ کی ہے۔

۴۸۔ پس اگر مرد دانا کو تکلیف اوٹھانا پڑتی ہے اور البتہ پڑتی ہے
مگر یہ کہ اسکے نفس سے بشریت کا استیصال ہونا ہم سمجھین تو کیا وجہ ہے
کہ دوستی کو بالکل آدمیون مین سے ہمین سے لینا چاہیئے مبادا کہ اوس سے

جسم کو کوئی زحمت کرنا ہو ۔ اسواسطے کہ جب حرکت کو نفس سے سلب کر لیا تو
پھر فرق کیا رہا انسا نہین اور مین نہین کہتا کہ بہائم مین بلکہ انسان اور
پتھر یا لکڑی یا اور اسی قسم کی چیزین ۔ اور ادنکی بھی بات نہ سُننا چاہیے
جو نیکی کو سخت جیسے کوئی لوہے کی چیز ہو سمجھتے ہین حالانکہ وہ جہان اور
چیزون کے سبب سے وہان دوستی کے سبب سے بھی ملایم اور نرم
ہوتی ہے کہ بھلائی سے دوست کی گویا منبسط اور برائی سے منقبض ہو
جاتی ہے ۔ لہذا زحمت جو اکثر دوست کے لئے اوٹھانا پڑتی ہے
وہ ایسی قوی نہین ہے کہ اوسکے سبب دوستی کو آدمیون مین سے
بے لینا چاہیے ۔ زیادہ بہین نیست کہ جسطرح نیکی نیکون کو اس سبب سے
کہ کچھہ زحمت اور فکر کرنا پڑتی ہے چھوڑنا نہین چاہیے ۔

۹۳ ۔ مگر چونکہ دوستی کو جذب کرتی ہے جیسا کہ اوپر مینے کہا جو
کوئی علامت نیکی کی چمکے جسکی طرف ویسا ہی نفس اپنے تئین لگانا اور
ملانا چاہتا ہے پس جب اس امر کا اتفاق ہوتا ہے تو محبت کا پیدا ہونا ضرور
ہو جاتا ہے ۔ اسواسطے کہ کون امر ایسا مہمل ہے جیسا کہ خوش ہونا
بہت سی واہیات چیزونسے عزت سی شانسے عمارت سی لباس

و آرایش بدنسے مگر نفس جو نیکی سے متصف ہی اور محبت کر بہی سکتا ہی اور پہیر بہی سکتا ہی اگر یون کہین اوس سے ذرہ بہی نہ خوش ہونا — اسواسطے کہ کوئی چیز مہربانی کے صلہ سے اور خدمات و توجہات کے معاوضہ سے زیادہ فرحت انگیز نہین ہے ۔

(۵۰) اور اگر ہم یہان وہ امر اضافہ کرین جو صحیح طور سے اضافہ ہو سکتا ہی کہ کوئی چیز ایسی نہین ہے جو اپنی طرف کسی چیز کو اسطرح گرویدہ کرے اور کہینچے جیسا کہ دوستی کو مماثلت تو اوسوقت البتہ مانا جاوے گا سچ ہونا اس بات کا کہ اچہون کو ضرور ہے کہ اچہے چاہین اور ایسا اونسے میل کرین جیسا کہ وہ انکے ساتہ قرابت سے کیا بلکہ فطرت سے ملی ہوئے ہین - اسواسطے کہ فطرت سے زیادہ کوئی چیز طلبگار اپنے امثال کی یا کوئی چیز طلب مین زیادہ حریص نہین ہے، اس سے یہہ بہی اے (فینوس) اوسلا (اسکیوولا) ظاہر ہوتا ہے جو میری رائے ہی کہ اچہون کی اچہون مین نیک اندیشی ہونا ضروری امر ہے اور یہی منبع دوستی کا ہے جسکو فطرت نے مقرر کیا -

مگر یہ ایک ہی بہلائی بہتون تک بہی پہیلتی ہے اسواسطے کہ مردان نیک بے مروت اور معطل نہین اور نہ متکبر ہوتے ہین بلکہ یہہ ساری ساری قوم کو

حمایت کیا کرتے ہین اور اونکی نہایت خوبی سے رعایت کرتے ہین ورا لبتہ یہ ہرگز نہ کرتے اگر عوام کی الفت سے بیزار ہوتے ۔

۱۵ - اور یہ بھی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ دوستی کو فائدہ کے سبب سے ہونا توہم کرتے ہین وہ گرہ محبت کو جو نہایت پیاری ہے دوستی مین سے سلب کرتے ہین ۔ اسواسطے کہ دوستی سے کام نکلنا آدمی کو اتنا خوش نہین کرتا ہے جتنا دوست کی خرد دوستی خوش کرتی ہے اور جو چیز دوست سے آتی ہے وہ تب فرحت انگیز ہوتی ہے جبکہ دلسوزی کے سا تھ آتی ہے ۔ اور دوستی کا بے سبب احتیاج کے حاصل کیا جانا ایسا بعید ہے کہ جو دولت اور ثروت اور نیکی پر کہ نیکی بڑی بھروسے کی چیز ہے قابض ہو کے کسی دوسرے کے محتاج نہین ہین وہ ہی نہایت فیاض اور محسن اور طلب گار دوستی ہوتے ہین ۔ اور مجھے نہین معلوم کہ آیا یہ درکار ہی نہین ہے کہ دوستونکو کبھی کسی چیز کی کمی نہ ہونا چاہیئے ۔ اسواسطے کہ کہان ہماری لیاقتین ظاہر ہوتین جو (اسکیوولا) کو نہ کبھی ہماری صلاح کی نہ ہماری مدد کی نہ گہر مین نہ باہر احتیاج ہوتی پس دوستی فائدہ کی تابع نہین ہوتی بلکہ فائدہ تابع دوستی کا ہوتا ہے ۔

۵۲ - اور نہ قابل سماعت کے وہ لوگ ہونگے جو عیش و عشرت مین پڑ گئے اگر کبھی
وہ دربارہ دوستی گفتگو کرین جسکو اونہون نے نہ کام مین لاکے نہ فکر کرکے
پہچانا ہے ۔ اسواسطے کہ کون ہے قسم دیتا اون اور آدمیون کے حق کی
جو اس شرط پر کہ نہ وہ کسی کو چاہئے نہ اوسکو کوئی چاہئے رہنا اسطرح
کہ ہر طرف سب چیزون کی کثرت ہو اور جلینا اسطرح کہ افراط ہر قسم کے
ساز وسامان کی ہو قبول کرے گا ۔ اسواسطے کہ خود بن بیٹھنے والے
پادشاہون کی زندگانی البتہ اس طرح کی ہوتی ہے جسمین بے شک
نہ وفا نہ الفت نہ مستحکم اعتماد حسن ظن پر ہو سکتا ہے بالکل ہمیشہ شبہے اور اندیشہ
رہتے ہین اور دوستی کی جگہہ نہین ہوتی ۔

۵۳ - اسواسطے کہ بہلا کون اوس کو چاہے گا جس سے خود ڈرتا ہو
یا اوس کو جسکو جانتا ہو کہ اپنے سے ڈرتا ہے ۔ لیکن لوگ اونکی جہوٹی خوشامد
تہوڑے زمانہ تک کرتے ہین مگر جب اونپر دفعۃً زوال آیا جیساکہ اکثر
ہوا ہے تب کہلتا ہے کہ کیسے وہ بے یار و آشنا تہے ۔
چنانچہ (طارقینوس) کو لوگ کہتے ہین کہ اوسنے کہا اب مجہے جلاوطنی
مین دریافت ہوا کہ کون میرے پاس باوفا دوست تہے اور کون بیوفا

جبکہ ان دونون مین سے کسی کو بہی مین جزا و سزا نہین دے سکتا ہون۔

۵۴۔ اگرچہ مین تعجب کرتا ہون کہ اوسکے اس تکبر اور تندمزاجی سے کیونکر اوسکو کوئی بہی ملا ہوگا۔ اور جسطرح اخلاق اوسکے جس کا مینے نام لیا اوسکے لئے سچے دوست مہیا نہ کرسکے اسیطرح دولت بہت صاحبان اختیار کی اونکو وفادار دوستون سے محروم رکہتی ہے اسواسطے کہ نہ صرف قسمت اندہی ہے بلکہ جسکے گلے لگتی ہے اوسکو بہی اکثر اندہا کردیتی ہے لہذا اونکے سرکشی اور رعونت سے تقریباً کل سچے دوست بہاگ جاتے ہین کیونکہ قسمتور نادان سے زیادہ کوئی چیز نامقبول تر نہین ہوسکتی ہے اور یہ بہی ہم دیکھہ سکتے ہین کہ وہ لوگ جن کے سابق مین اخلاق فی الجملہ اچہے تہے حکومت اور اقتدار اور اقبال مندی سے وہ بدل جاتے ہین اور پرانے دوستونکی تحقیر اور نوؤن کی توقیر کرنے لگتے ہین۔

۵۵۔ اس سے بڑہ کے کیا حماقت ہوگی کہ جب دولت اور اقتدار اور ثروت سے بہت کچہہ قدرت حاصل ہو تب وہ چیزین مہیا کرنا جو روپیہ سے مہیا ہوتی ہین گہوڑے۔ غلام عمدہ لباس قیمتی ظروف مگر دوستونکو نہ مہیا کرنا جو مین کہون زندگی کی نہایت اچہی اور نہایت

خوبصورت آرایش مین اور پہرکے لئے اور چیزین مہیا کرتے ہین اور
کسکی راحت کے لئے محنت کرتے ہین وہ خود نہین جانتے حالانکہ ہر ایک
ان چیزونمین سے اوسہی کی ہوجاتی ہے جو قوت مین غالب آئے
مگر دوستی کی دولت جسمین کسی کی سعی اوسیہی کی ہمیشہ ثابت و قایم رہتی ہے
اور اگر یہ چیزین جو گویا قسمت کی خیرات ہین باقی بہی رہین تاہم جو زندگانی
دوستونکی صحبت اور شرکت سے خالی ہو وہ خوشامد نہین ہوسکتی مگر
یہ باتین تو یہانتک ہوئین۔

۵۶۔ اب مقرر کرنا چاہئے کہ کیا حدین دوستی کی ہین اور مہربانی
کی کیا انتہا ہے کہ وہانتک کرنا چاہئے۔ مین دیکھتا ہون کہ تین
رائین اس بارہ مین منقول ہین جسمین سے مین کسیکو بہی نہین پسند
کرتا ہون ایک کہ اوسیطرح دوستون کی نسبت ہمکو کرنا چاہئے
جیسا کہ ہم کو خود اپنی نسبت۔ دوسرے کہ ہماری مہربانی دوستونپر
بالکل مطابق اور برابر ہونا چاہئے اونکی مہربانی کے ہمپر۔ تیسرے
کہ جتنی کوئی شخص اپنی خود توقیر کرے اوتنی دوستون کو بہی اوسکی
کرنا چاہئے۔

۵۷ - ان تین راؤن مین سے مین کسیکو اصلا قبول نہین کرتا ہون اسواسطے کہ نہ وہ پہلی رائے درست ہی کہ جسطرح کوئی خود اپنے لئے ویساہی چاہیئے کہ دوست کے لئے بہی مستعد ہو کیونکہ کتنی ہی باتین ایسی ہین کہ ہم کو اپنی وجہ سے کبھی نہ کرنی چاہیئن مگر اون کو دوست کیوجہ سے ہم کرتے ہین مثلاً کسی دنی شخص سے سوال کرنا اور التجا کرنا یا کسیکو درشتی سے الزام دینا اور زور سے جہڑکنا کہ یہ باتین اپنے امور مین کرنا خلاف شان ہی مگر دوستون کے لئے کرنا نہایت شانداری ہے -

اور بہت حالتین ایسی ہوتی ہین کہ اونمین اچھے لوگ اپنی راحت کی چیزونمین سے بہت چیزون کو گھٹا دیتے ہین اور گھٹا دیا جانا گوارا کرتے ہین تاکہ اونسے دوست اونکے نہ کہ خود متلذذ ہون -

۵۸ - دوسری رائے وہ ہی جو متنادی خدمات اور توجہات سے دوستی کو محدود کرتی ہے - یہ دوستی کو بہت رکیک اور خسیس سمجھ کے اوس سے حساب لینا ہی کہ لی ہوئی چیزون مین اور دی ہوئی چیزونمین مساوات ہو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ سچی دوستی سخی تر اور غنی تر ہوتی ہی اور خیال اس قید کا نہین رکھتی کہ جتنا پایا ہی اوس سے زیادہ بہر نہ دے -

اسواسطے کہ دوستی میں نہ اس کا ڈر ہوتا ہے کہ کوئی چیز ضائع ہوجاویگی یا زمین پر گر پڑیگی اور نہ اس کا دوست کیطرف استحقاق سے زیادہ چلا جاوے گا۔

۵۹۔ تیسری تو سب سے بدتر ہے کہ جتنی قدر کوئی خود اپنی کرے اوسیقدر اوسکی دوستون کو کرنا چاہیئے۔ اسواسطے کہ بسا اوقات بعض لوگونکی ہمت پست اور امید خوشحالی کی شکستہ ہوجاتی ہے پس سوقت مین یہہ کام نہین ہے کہ جیسا وہ خود اپنی نسبت ہو ویسا ہی یہہ بھی اوس کی نسبت ہوجاوے بلکہ یہ کام ہے کہ کوشش کرے اور ایسا کرے کہ دل دوست کا چاق ہووے اور توقع بہتری کی رکھے۔

لھذا کوئی اور حد سچی دوستی کی مقرر کیجاویگی جبکہ مین پہلے وہ بات کھولونگا جسکی بہت شکایت (اسکیپیون) اکثر کیا کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ کوئی قول منافی دوستی کے اس سے زیادہ نہین پایا جا سکتا ہے جو کسی شخص نے کہا ہی کہ محبت اسطرح کرنی چاہیئے کہ جیسے کبھی عداوت بھی کرنی ہو۔ اور کہتا تھا کہ مین ہرگز قایل نہین کیا جا سکتا ہون اسکا کہ مانون اس امر کہ اس قول کا (بیاس) سے منقول ہونا کیطرح سمجھا جاتا ہے جو ایک سات دانشمندون سے شمار کیا جاتا ہی۔ یہ قول تو کسی ناپاک

لالچی کا ہے جو اپنے قبضہ مین سب چیزین لانا چاہتا ہو - بہلا کس طرح کوئی دوست ہو سکے گا اوس کا جسکو یہ سمجہے کہ یہ اوس کا دشمن بہی ہو سکتا ہے علاوہ برین ضرور ہوگا کہ متوقع ہو اور خول ہشمند رہے اسکا کہ کتنی زیادہ خطائین دوست سے سرزد ہوتی ہین تاکہ اوتنی زیادہ موقع اوسکو شکایت کرنے کی ہاتہ لگین - اور پہر یہہ بہی ضرور ہوگا کہ دوستون کے نیک افعال اور آسودگی پر حسد کرے اور رنجیدہ ہو اور غم کرے -

لہذا وہ حکم چاہئے کسیکا ہو دوستی کے سلب کرنے مین ایسے خرم و ہوشیاری کرین کہ کبہی نہ ہم ایسی سے محبت کرنا شروع کرین جس سے ہو سکتا ہو کہ ہم کبہی نہ کبہی عداوت رکہین گے - علاوہ برین اگر ہم دوستون کے انتخاب کرنے مین بدقسمت نکلین تو (اسکپیون) سمجہتا تہا کہ اسکا تحمل کرنا چاہئے نہ کہ دشمنی کرنیکا موقع ڈہونڈہنا -

فصل ٦١

پس میری تجویز یہہ ہے کہ ان حدون کو عمل مین لانا چاہئے کہ جب اخلاق دوستون کی پاکیزہ ثابت ہوے تب اون کے درمیان منصوبون اور خواہشون مین اور کل امور مین بلا استثنا مشارکت ہونی چاہئے - یہانتک کہ اگر اتفاقاً دوستونکی خواہش نے اعانت کسی امر نامناسب مین کرنا پڑے جسمین خطرہ اون کی جان کا

یا آبرو کا ہی تو طریقۂ حق ہے فی الجملہ سیلان کرنا چاہئے بشرطیکہ کسی معصیت عظیم مین مبتلا ہونا نہو ۔ اس واسطیکہ کہانتک دوستی کی پاسداری کرنی چاہئے اوسکی بھی ایک انتہا ہے اور نہ نام آوری کے بارہ مین غفلت کرنی چاہئے کہ ہموطنون کے حسن ظن کو تیر بہدف حصول مطلوبات مین سمجہنا چاہئے اور اسکو خوشامد اور چاپلوسی سے حاصل کرنا رکیک ہے اور نیکی جو نتیجہ محبت ہوتی ہے اوسکو بھی ہرگز نہ ترک کرنا چاہئے مین پہر (اسکیپیون) کیطرف رجوع کرتا ہون کہ اوسکی پوری تقریر دربارۂ دوستی تہی ۔ وہ بااوقات افسوس کیا کرتا تہا کہ انسان ہر چیز مین زیادہ سرگرم رہتے ہین ۔ بھیڑین اور بکریان کتنی اوسکو چاہئیں ہر شخص کہہ سکتا ہے مگر دوست کتنے چاہئیں کوئی نہین کہہ سکتا ہے اور ان چیزون کے لینے مین فکر و تامل کرتے ہین مگر دوستون کی انتخاب مین غفلت کرتے ہین حالانکہ انہین کوئی علامت اور نشان نہ پاتے ہین جس سے اونکو جو لایق دوستی کے ہین پہچان لین ۔ پس مستقل مزاج اور ثابت قدم لوگ لایق انتخاب کے ہونگے مگر اس قسم کے لوگون کی بڑی قلت ہے ۔ اور تجویز البتہ مشکل ہے مگر یہہ کہ امتحان کیا جاوے اور امتحان خود دوستی کرکے ہوگا پس دوستی تجویز پر سابق ہوگی اور قدرت امتحان کرنیکی نہ رہیگی ۔

خود ۶ ۔ اوریگا ۔ ۴ مترجم

۶۳- لھذا دور اندیش کا کام یہہ ہے کہ جسطرح گاڑی کو اوسی طرح محبت کے زور کو سنبھالے رہتی تاکہ ہم جسطرح گہوڑونکو سدہا کے اوسیطرح دوستون کو اون کے اخلاق کسی قدر آزما کے استعمال مین لائین -

بعضون کا حال تو اکثر تہوڑے ہی روپیہ سے کہلجاتا ہے کہ کیسے وہ ہلکے ہین اور بعضے جنکو تہوڑا روپیہ متزلزل نہ کرسکا اونکا حال بہت روپیہ سے معلوم ہو جاتا ہے - ورنہ اگر حقیقت مین ایسی لوگ پائی ہی جائین جو دوستی پر روپیہ کو ترجیح دنیا مہمل سمجھتے ہین مگر کہان ایسی لوگ ہم پائین گے جو عزت و حکومت و اقتدار و دولت و اختیار پر دوستی کو مقدم رکہتے ہون - ایسا کہ جب ایک طرف یہہ چیزین رکہی ہون اور دوسری طرف حق دوستی کا تو وہ انکو بہت بہتر سمجہین اسواسطے کہ فطرت اقتدار کو ذلیل نہ سمجھنے مین مجبور رہے چنانچہ اسکو اگر وہ دوستی چہوڑکر ہی حاصل کرلیا تو سمجہتے ہین کہ وہ معذور رکھے جاوینگے کہ بدون بڑی سبب کے اونہون نے دوستی سی کنارہ نہین کیا -

۶۴- لھذا اچھی دوستیان اون لوگون مین نہایت مشکل سے پائی جاتی ہین جو طلب عزت مین اور امور جمہوری مین منہمک ہین اسواسطے کہ کہان تو پائیگا ایسے شخص کو جو اپنی عزت پر دوست کی عزت کو مقدم رکھے - حالانکہ کیا گران اونکی

اکثر لوگوں کو شرکت کرنا مصیبتوں مین معلوم ہوتا ہی اور ان مین جو شخص خود بڑا بچا ہے
ملنا اوسکا آسان نہین ہی - اور اگرچہ (اینیوس) نے ٹھیک کہا ہے
ع پہچانے جاتے دوست ہین شکوک امر مین -
مگر یہہ دو حالتین اکثر لوگون پر الزام چھوڑ رہی ہین کا اور بودے ہین کا ثابت کر دیتی
ہین جو خوشحالی مین دوستونکی تحقیر کرتے ہین یا جو اونکو بدحالی مین چھوڑ
دیتے ہین -

پس جنہین دونون حالتونمین اپنی تئین دوستی مین متحمل ثابت قدم مستقل مزاج
دکھایا تو ہمپر واجب ہے کہ اوسکو ہم انسان کی نادر قسم سے گویا کہ فرشتون
سے شمار کرین -

۶۵ بنیاد اس استقلال و وفاداری کی جو دوستی مین ہمین درکار ہے -
ایمان ہے - اسواسطیکہ کوئی شئے بے ایمان کے مستقل نہین ہے اور
سبب سے سادہ مزاج ملنسار یکرنگ کو جسکے مزاج مین تلون نہو انتخاب کرنا
مناسب ہے کہ یہہ سب امور متعلق وفاداری کے ہین - اسواسطیکہ
نہ وہ طبیعت با ایمان ہو سکتی ہے جسمین پیچ اور رنگی ہو اور نہ وہ شخص جسکے
مزاج مین تلون ہو اور فطرۃً ایک رنگ نہو حقیقت مین ایماندار اور مستقل

مزاج ہوسکتہ ہے - اور یہہ اسکے ساتہہ اضافہ کرنا چاہیئے کہ وہ ایسا ہو
کہ الزام دینا یا الزامات کا ذکر بسمع قبول سننا اوسی اچھا معلوم ہوتا ہو اسواسطے کہ
یہہ سب امور متعلق باستقلال ہین جسکا ذکر مین پہلے سے کر رہا ہون - پس وہ
ثابت ہوا جو مینے ابتدا مین کہا تہا کہ دوستی سوای اسکے کہ اچھون مین ہو نہین
ہوسکتی - اس واسطیکہ کام اچھے آدمی کا جسکو دانا ہی کہنا جایز ہے خیال
ان دو چیزونکا دوستی مین رکہنا ہے - پہلے کہ کوئی چیز بناوٹ کی یا دہوکہے
کی ہونے نپائے اسواسطیکہ صاف صاف ملامت کرنا بہی عالی ہمت کا کام
ہے نہ کہ صورت بناکر دل کی بات کو چہپانا - دوسرے کہ نہ صرف الزامات
کو دفع کرے جو کوئی اور پیش کرے بلکہ اپنے تئین بہی شکی نہ بنادے کہ ہمیشہ
یہہ توہم کیا کرے کہ دوست کسی امر بد کا مرتکب ہوتا ہوگا -

اور یہہ بہی ضرور ہے کہ یہان کچہہ شیرینی گفتار و اطوار کا اضافہ کیا
جائے جو ہرگز چہوٹا مصالح دوستی کا نہین ہے - اگرچہ ترش روئی اور
ہر بات مین درشتی کرنا اسکی بہی توقیر ہوتی ہے مگر دوست کو چاہیئے کہ
زیادہ تر بے تکلف خلیق ازادانہ مزاج شیرین کلام سہولت پسند ملاپ
پر مائل ہو -

مگر اس مقام پر ایک مشکل سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا کبھی نئے دوستون کو
جو لائق دوستی کے ہین پرانون پر مقدم رکہنا چاہیئے۔ جیسا کہ پرانی
گہوڑون پر کم سنون کو مقدم رکہنا ہمارا دستور ہے۔ یہہ تردد
انسان کے لائق نہین۔ اسواسطیکہ سیری جیسے اور چیزون سے
نہین ہوتی ویسا ہی دوستون سے بہی نہین ہونی چاہیئے۔ جو جو چیز
کہ نہایت قدیم ہین ضرور چاہیئے ہین کہ مثل شراب سال خوردہ کی نہایت
خوش گوار ہون۔ اور وہ بات سچ ہے جو کہی جاتی ہے۔ کہ منون
نمک ایک دفعہ کہانا چاہیئے۔ [3]

مگر جدید سے اگر معلوم ہو کہ ثمرہ ظاہر ہوگا جیسے درختان باثمر
سے تو اوس کو بہی ترک کرنا نچاہیئے لیکن قدیم کو اپنی جگہہ پر
برقرار رکہنا چاہیئے۔ اسواسطیکہ نہایت بڑا اثر ہوتا ہے قدامت
کا اور عادت کا۔ وہ نہ اوسہی گہوڑی کی مثال مین جسکا ابہی مین نے ذکر کیا
کون شخص ایسا ہے جو اگر کوئی اور مانع نہو تو اپنے پرانے گہوڑے
کو جسکا اوسکی عادت ہے نہ زیادہ تر خوشی سے بہ نسبت نئی
نو کندہ کے اپنے استعمال مین رکہے۔

نہ صرف گہوڑے مین کہ جانور ہے بلکہ بے جان چیزون مین بہی عادت و قدامت کو بڑا دخل ہوتا ہے چونکہ ہم اون مکانون تک سے خوش ہوتے ہین خواہ وہ پہاڑون خواہ جنگل مین ہی ہون جبکہ وہان ہم ایک مدت تک رہے ہین

۶۹ مگر نہایت بڑا امر دوستی مین یہہ ہے کہ اعلی ادنی سے برابر ہو - اسواسطے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعضون کو فوقیت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے غول مین جو یون کہون (اسکپیون) کو تھی مگر اوس نے اپنے تئین نہ کبہی (پہیلوس) پر نہ کبہی (روٹیلیوں) پر نہ کبہی (ممنیوس) پہ نہ کبہی کسی ادنی دوست پر مقدم رکہا - بلکہ اسکا بڑا بہائی (قنطوس) جو اگرچہ فی الجملہ ممتاز شخص تہا مگر اوس کے برابر ہرگز نہ تہا چونکہ سن مین اس سے زیادہ تھا تو اسلئے یہہ اوسکا ادب مثل ایک نہایت بزرگ شخص کے کرتا تہا - اور یہہ اپنے سب دوستونکے لئے اپنی طرف سے بہتری چاہتا تہا -

۷۰ اسکے فعل کی سبکو تعمیل اور تاسی کرنی چاہئے اسطرح کہ اگر انکو کوئی فوقیت مردانگی کی یا ذہانت کی یا طالع وری کی حاصل ہو تو فیض اوسکا اپنے لوگون کو پہونچا دین اور جن سے جنکو نہایت قربت ہو اوسکو

وہ اپنا شریک بنا دین ا- اور اگر گھر مین غریبون کے پیدا ہوی ہون یا اقربا اون کے ہمت یا دولت مین کم ہون تو یہہ اون کے سرمایہ کو بڑہا دین اور اپنے تئین باعث اونکی عزت و توقیر کا گردانین - جیسا کہ کہانیون مین ہے کہ کسی زمانہ مین دو لڑکے جو لسبب مجہول ہونے اصل و نسل کے خدمت گاری کے عہدہ پر تھے جب پہچانے گئے اور معلوم ہوا کہ یہہ دیوتاؤن یا بادشاہون کے بیٹے ہین تو انہون نے اون چرواہون سے الفت باقی رکہی جنکو یہہ کئی برس تک باپ سمجہتے آئے تھے - ایسا ہی سلوک کرنا یقینی اور حقیقی والدین سے تو البتہ اور بہی زیادہ لازم ہے اسواسطے کہ نہایت بڑا ثمرہ دکہاوت اور مردانگی اور کل فضائل کا تب حاصل ہوتا ہے جبکہ وہ ہر ایک قرابت دار تک بہی پہونچے - اور جسطرح اون اعلی لوگون کو چاہیے جو پابند دوستی و یگانگی کے ہین کہ اپنے تئین ادنی لوگون کے برابر کرین اوسی طرح ادنی لوگون کو بہی چاہیے کہ اس کا رنج نہ کرین کہ اپنے دوستون سے دکھاوت یا طالع وری یا رتبہ مین زیر ہو گئے ہین - اون مین سے اکثر لوگ یا تو ہمیشہ ایک نہ ایک امر کے شاکی رہتے ہین یا کہ طعن و تشنیع بہی کرتے

ہین زیادہ تر جنکو اپنے سے کسی ایسے فعل کا صادر ہونا خیال کرتے ہین جنکو یہہ
کہہ سکین کہ اونہون نے کسیقدر محنت کرکے بہ نظر خدمت گذاری اور دوستی
کے کیا نفرت انگیز فی الحقیقہ تم آدمیونکی ہے احسان کے طعنہ دینے والون کی
جو اوسکو یاد رہنا چاہیئے جسپر ہوا نہ کہ اوسکو جس نے کیا ۔

۶۲ لھذا اون دوستونکو جو عالی رتبہ ہین جسطرح اپنے تئین پست کرنا اوسی طرح اپنے
ادنی رتبہ دوستونکو کسیقدر بلند کرنا دوستی مین لازم ہوتا ہے ۔ اسواسطیکہ
ایسے بھی لوگ ہوتے ہین جو دوستی کو باعث اذیت کا کردیتے ہین چونکہ خود
بخود اپنے ذلیل کئے جانیکا توہم کرتے ہین ۔ اور یہہ اتفاق غالباً نہین پڑتا
مگر اون لوگون کو جو اپنے تئین قابل تذلیل سمجھتے ہین ۔ پس اس توہم کو اون کی
دلون سے نہ خالی زبانی کہہ کے بلکہ سلوک کرکے دفع کرنا چاہیئے ۔

۶۳ مگر عنایت اتنی ہر شخص پر چاہیئے اولاً تو جتنی تو کرسکے ثانیاً جتنی وہ جسکو
کہ تو چاہتا ہے اور مدد کرتا ہے اوٹھا سکے ۔ اسواسطی کہ تیرے اسکا نہین
نہین چاہیے کتنا ہی تو عالی رتبہ ہو کہ سب اپنے دوستونکو تو نہایت اعزاز
و احترام پر فایز کردے ۔ چنانچہ (اسکیپیون) (روٹیلیوس) کو تو
حاکم بنا سکا مگر اپنے بھائی (لوکیوس) کو نہ سکا ۔ بلکہ اگر ایسا بھی تو

ہو کہ جو چاہے تو دوسرے کو دیدے تب بہی دیکہنا چاہیئے کہ وہ کس
مرتبہ کا تحمل کر سکے گا ؛ اور دوست تو جب البتہ قابل تجویز کے ہوتے
ہین جب سن شعور کا ہو اور عقلین پختہ ہون نہ کہ اگر ابتدای سن مین شوق شکار کا
یا کوی بازی کا ہوا تو اونکو لازم ہے کہ اونہین لوگون کو اپنا رفیق بنا دین
جنکو ویسا اس شغل مین مصروف پاکے اوس زمانہ مین چاہتے تھے - اس
طرح تو بہ ہوا ای قدامت سب سے زیادہ صحبا بالی کہلائیان اور پہر
اور بخوبہ طلب کرینگے - جن سے بہی اعراض نہین بلکہ ایک طرح سے سلوک
کرنا چاہیئے - مگر اور طرح سے دوستیان قائم نہین رہ سکتی ہین - اس
واسطے کہ مختلف اشغال مختلف اخلاق پیدا کرتے ہین جنکا اختلاف دوستی
کو بیچ سے کم کر دیتا ہے - اور کوی سبب نہین ہے کہ اچہے برون کے اور
برے اچہون کے دوست نہین ہو سکتے سوای اسکے کہ اونکے درمیان
جتنا اختلاف کہ اخلاق مین ممکن ہے اوتنا سب موجود ہے -
یہ بہی صحیح حکم دربارہ محبت دیا جا سکتا ہے کہ کوی بے موقع الفت
جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے دوستون کے اسور ایجہ مین ملیغ ہونے پاسکے
جیسے کہ جو مین پہر کہا ہون کا ذکر کرون تو نہ (طریہ) کو بہی -

(بنو بلطو لمیوس) فتح کرسکا ہوتا اگر (لیکو میدیس) کی بات جسکے باپ نے
اسنے تربیت پائی ہتی سننے پر راضی ہوتا کہ وہ اسکو سفر کرنے سے بچا لے
اشک فشانی منع کرتا تھا۔ اور لبا اوقات ایسے بڑے بڑے امور پیش
آتے ہین کہ دوستون سے افتراق مناسب ہوجاتا ہے۔ اور اگر امور
مین جو اسوجہہ سے مانع آوے کہ دوستون کے فراق کا تحمل اوسکو نہ
ہے تو ایسا شخص بودا ہے۔ اور نرم طبیعت کا ہے اور اسلیے
لایق دوستی کے کم ہے۔ اور ہر حالتین یہہ سوچنا لازم ہے کہ کیا
دوست مانگنا چاہیئے اور کیا اونکا تجہہ سے مانگلینا تجہے روا رکہنا چاہیئے
ایک آفت یہہ بہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات دوستی کا ترک
ہوجاتا ہے اسواسطیکہ دانشمندون کے اخلاص سے تقریبا ہماری
عوام کی دوستی مین آپڑی ہے۔ دوستون کے عیوب جو
تو اکثر جسطرح دوستون تک اوسیطرح غیرون تک پہونچتے ہین
اون کے دوستون پر عاید ہوتی ہے۔ پس ایسی دوستیون کو
کم کرتے کرتے ڈہوڈالنا چاہیئے اور جیسا کہ (کاطون) کہتا
ہے۔ اودہیڑنا چاہیئے نہ کہ پہاڑ ڈالنا چاہیئے مگر یہہ کہ

ایسی آتش ظلم بہ پہنچنے کو ہو جو انتہا کی ناروا ہے اور فوراً بیگانگی اور افتراق نہ کرنا نادرست وخلاف عزت و ناممکن ہو۔ ورنہ اگر اخلاق و اشغال مین تغیر واقع ہو جاوے جیسا کہ اکثر واقع ہوا کرتا ہے یا اگر دولت جمہوریہ کے فرقون مین اختلاف آپڑے اسواسطے کہ مین رسمی دوستی کا جیسا کہ ابہی سابق مین مین کہہ چکا ہون ذکر کرتا ہون تو خیال رکھنا ہوگا کہ مبادا نہ صرف دوستیان جاوین بلکہ وہ شیطان دشمنیان کرتے ہوی بہی معلوم ہون۔ اس واسطے کہ اس سے بدتر کوئی بات نہین ہے لڑائی لگانا اوسکے ساتہہ جسکے ساتہہ تو یارانہ سے رہ چکا ہو۔ (اسکیپون) نے جیسا کہ تم جانتے ہو میرے لئے (پو بیوسس) کی دوستی سے اپنے تئین جدا کیا اور بسبب اختلاف کے جو دربارہ دولت جمہوریہ ہوا تہا ہمارے ہم عہدہ (میطلوسس) سے بیگانہ ہوگیا۔ دونون کے ساتہہ اسنے سنجیدگی اور متانت اور وقار سے نہ تندمزاجی سے سلوک کیا۔

لہذا پہلے تو بدل جہد کرنا چاہیے کہ کسیطرحکا افتراق دوستون مین ہونے پاوے پہر اگر کوئی امر اس طرحکا واقع بہی ہو نیکو ہو تو ایسا معلوم ہونا چاہیے جیسکہ دوستی خود سے تمام ہوگئی نہ کہ کٹ گئی۔ اور

البتہ احتیاط کرنا چاہئے کہ کہین دوستی بہ بدل بدشمنی سخت نہ ہو جاوے جس سے
جہگڑے گالیان فضیحتین پیدا ہوتی ہین - اور انکا بہی تحمل کرنا چاہیے جو
تحمل کے قابل ہون مگر اس قدر پاس پرانی دوستی کا کرنا چاہئے کہ خطا
اوسکی ہو جس نے کہ تعدی کی نہ اوسکی جسپر کہ تعدی ہوی - ان سب
برائیون اور تکلیفونکا علاج کل مین ایک تو احتیاط ہے اور ایک پیش
بینی تاکہ بسبب جلد اور نالایقون سے گرویدگی شروع نہ ہو -

١٧ اور سزاوار دوستی کے ایسے لوگ ہوتے ہین جن مین خود وہ بات پائی
جاتی ہو جسکے سبب سے وہ محبت کئے جاوین - یہہ قسم نادر ہے اور
بے شک ہر عمدہ چیز نادر ہوتی ہے اور پانا اوسکا جو اپنی جنس مین ہر طرح
کامل ہو اس سے زیادہ کوئی امر مشکل نہین ہے بہت سے لوگ اس دنیا
کی چیزون مین سے کسی کو اچہی نہین جانتے ہین سوای اوس کے جو نہایت
منتفع ہو اور وہ نہین دوستونکو مثل مواشی کے نہایت چاہتے ہین
جن سے امید رکہتے ہین کہ نہایت بڑا ثمرہ اوٹہاوینگے -

١٨ پس وے اوس نہایت عمدہ بڑی نظر اللہ دوستی سے محروم رہتے ہین جو خود
سے اوس ہی کیلئے طلب کرنیکے لایق ہے - اور نہ اپنی مین نظیر

دکھائی ہیں کہ کیسا اور کتنا زور دوستی کا ہوتا ہے - اس واسطے کہ اپنے تئین
ہر شخص چاہتا ہے نہ اسلئے کہ اجر اپنی چاہت کا اپنے سے کے بلکہ
اس سبب سے کہ خود اپنے کو عزیز ہے - اور بلے اوسکے کہ یہی امر دوستی کی
نسبت سمجھا جاوے سچا دوست کبھی نہین ملیگا - اس واسطیکہ دوست جیسے
دوسرا خود آپ ہے -

۸۱ اور جبکہ یہہ امر چرندون - اور پرندون - اور شناورون مین -
کشتکاری کے جانورون مین - انسی مین - اور وحشی مین نظر آتا ہے
کہ پہلے خود اپنے تئین چاہتے ہین اس لئے کہ یہہ چاہت ہر جاندار کی ساتھ
ہی خلق ہوتی ہے اور پھر دوسرے کو اپنی ہی قسم کے جانورون مین سے
دھونڈتے اور طلب کرتے ہین تاکہ اپنے تئین اون سے مشغول رکھین - اور ان
باتون کو وہ خواہشمندی سے اور ایک طرح کی انسان کی سی محبت سے کرتی
ہین تو کس قدر زیادہ انسان مین یہہ امر فطری ہوگا جو اپنے تئین چاہتا
ہی ہے اور دوسرے کو بھی تلاش کرتا ہے جسکی روح اپنی روح کیساتھ
ملائے اور دو سے گویا ایک بنادے -

مگر بہت لوگ الٹی سمجھ سے اگر مین نہ کہوں بے حیائی سے چاہتے ہین

کہ ایسا دوست ملے جیسے کہ وہ خود نہین ہو سکتے ہین اور خود جو سلوک دوستونسے نہین کرتے ہین اوس کے طلبگار انسے ہوتے ہین - مگر پہلے خود نیک مرد ہونا پہیر دوسرے کو مثل اپنے ڈہونڈہنا ٹھیک ہے - ایسو نہین وہ استحکام دوستی کا جسکا ذکر ہم اوپر سے کرتے چلے آئے ہین قائم ہو سکے گا جبکہ آدمی مہربانی سے میل کر کے پہلے اون جذبون کو جنکی اور لوگ طبیعت کرتے ہین قابو مین لائین گے اور پہر عدل و انصاف سے خوبی حاصل کرین گے اور ایک دوسرے کے لئے ہر امر کو اختیار کرین گے اور نہ کبہی سوای اوس کے کہ جو درست اور سزاوار ہے ایکدوسرے سے طلب کرین گے اور نہ صرف اپنے آپسمین نیاز بڑہائینگے اور محبت کرین گے بلکہ احترام بہی کرین گے - اس واسطیکہ نہایت بڑی آرایش دوستی کی لی لی اوس نے جس نے احترام کو اس سے لے لیا -

بیش لوگ نہایت سخت غلطی پر ہین جو سمجہتے ہین کہ دوستی سے ہوا و ہوس کا اور رنگ فسق و فجور کا باب کہلتا ہے - دوستی فطرت سے نیکیونکی ممد نہ کہ بدیونکی ساتہی عنایت ہوی ہے - اسطرح کہ جب اکیلا شخص نیکی کے اون درجات پر جو نہایت عالی ہین متصاعد نہو سکے تو دوسرے

سے مل کے اور رفیق لے کی صعود کر جائے - جنکی دیبان یہہ میل ہے یا تہا یا ہوئیگا اونکی رفاقت کو نہایت اچہا اور سبتہائے سعادت نظری تصور کرنا چاہیئے -

۵۴ مین تو کہتا ہون کہ یہی میل ہے کہ جسمین کہ وہ سب چیزین جنکو آدمی لایق طلب کے سمجہتے ہین شامل ہین - عزت - شان - اطمینان - دلی فرحت ایسا کہ جب یہہ چیزین موجود ہوتی ہین تو زندگانی سعید ہوتی ہے اور بے ان کے نہین ہوسکتی - اور چونکہ یہہ امر نہایت بڑا اور عمدہ ہے پس اگر ہم اسکو حاصل کرنا چاہین تو ہمکو لازم ہے کہ بذل جہد نیکی کے حصول مین کرین کہ بدون اوسکے ہم نہ دوستی پر اور نہ کسی اچہے مطلب پر فایز ہوسکتے ہین - اور جو اس نیکی کو چہوڑ کے سمجہتے ہین کہ انکو دوست مل گئے تو تب آخر کو غلطی کا انہین شعور ہوتا ہے جبکہ کوئی بڑا واقعہ اون سے آ ملنے پر اونکو مجبور کرتا ہے -

۵۵ لہذا البتہ مکرر اسکو کہنا چاہیئے کہ جب تو اسکو تجویز کر چکے تب محبت کرنا چاہیئے نہ کہ جب محبت کر لی تب تجویز کرتا - مگر سزا غفلت کی جہان اور بہت امور مین وہان زیادہ تر دوستون کی تجویز کرنی مین

اور نیاز حاصل کرنے مین ہمکو ملتی ہے - کہ ہم اولٹی پلٹی راہون پر عمل کر دیتے ہین اور جو کرچکے وہی پھر کرتے ہین حالانکہ اس سے ہمکو پرانی مشق منع کرتی ہے -

اس واسطیکہ روزمرہ کے کاروبار مین با خدمتین بھی ادہر اودہر سے پہنچکر ہم ایک ذرہ کوئی امر خلاف طبع ظاہر ہونے پر دوستیون کو مین اونکے ترقی کرنے مین توڑ ڈالتی ہین -

لہذا اتنی بیخبری ایسے امر مین جو نہایت ضروری ہے اور بہی قابل الزام ہوتی ہے - اسواسطیکہ فقط ایک دوستی امور بشری مین ایسی ہے جسکے مفید ہونیکے یک زبان سب قایل ہین اگرچہ بعض لوگ خودنیکی کو بہی ذلیل سمجھتے ہین اور کہتے ہین اسکو کہ ایکقسم کی خودغرضی اور نمایش ہے بہت آدمی دولت کی تحقیر کرتے ہین جنکو چونکہ تہوڑے پر قانع ہین مختصر طعام ولباس خوش آتا ہے - اور اقتدار جسکی اشتیاق مین بہتیرے جلا کرتے ہین کیسا اکثر لوگ اوسکی تحقیر کرتے ہین کہ اوس سے زیادہ کوئی چیز بیکار اور کوئی چیز خفیف تر نہین سمجھتے - اسی ہی طرح اور چیزین جو کہ اکثر لوگ ناچیز سمجھتے ہین مگر بارہ دوستی ہر شخص ایک ہی راے دیتا ہے - خواہ وہ

ہون جنہون نے اپنے تئین امور جمہوریہ مین مصروف کر رکھا ہے خواہ وہ
ہون جنکو دریافتِ حقایقِ اشیا اور علوم کا ذوق ہے خواہ وہ ہون
جو بفراغت اپنے کاروبار مین مشغول رہتے ہین ۔ خواہ بالآخر وہ ہون جنہون نے
بالکل اپنے تئین عیش و عشرت مین ڈالدیا ہے ۔ یہہ سب یہی کہتے ہین کہ
زندگی اگر زندگی سے کچھہ بہی لطف زندگی مراد لین تو بے دوستی کے
ہیچ ہے ۔
اس واسطیکہ نہ معلوم کسطرح دوستی سب لوگونکی معاشرت مین دخل
رکھتی ہے اور نہین چہوڑتی کہ کوئی روش عمر کی اس سے خالی ہو
علاوہ برین اگرچہ کوئی خشک مزاج اور عجیب الخلقۃ ہوکہ لوگون کی ملاقات
سے بہاگے اور نفرت کرے جیسا کہ مین نے سنا ہے نہ معلوم
کون شخص (طیمون) نامی (اتہنیا) مین تہا ۔ تاہم ایسا کوئی نہین پایا
جاسکتا ہے جو خواہشمند اسکا ہو کہ کوئی ایسا ملے جسکے آگے اپنے دل کا زہر
اُنگلے ۔ اس کا خوب فیصلہ ہوتا جبکہ ایسا اتفاق ہوسکتا کہ کوئی
دیوتا ہمکو انسان آدمیونکی جمعیت سے لیکے کہین اور تنہائی مین رکھتا
اور وہان ہر چیز کی جسکو طبیعت چاہتی ہے افراط و کثرت عنایت

ملال کی صورت یعنی شبہ اوسکو توہرگز دخل نہ دینا چاہیے تاکہ راستی دوستی مین اور وفاداری باقی رہے - اس واسطے کہ دوست کی لبادوش نصیحت اور توبیخ ضرور ہوتی ہے اور ان باتون کا دوستانہ طور سے قبول کرنا لازم ہے اگر نیک نیتی سے کی جاوین -

مگر نہ معلوم کیونکر سچ ہے وہ جو میرے بڑے دوست نے نظم (اندریا) مین لکھا -

"چاپلوسی دوستی پیدا کرے اور راستی ہو باعث نفرت مدام "

البتہ موذی ہے راستی اگر اوس سے نفرت پیدا ہو جو دوستی کیلئے زہر ہے مگر چاپلوسی اوس سے بھی زیادہ موذی ہے جو خطا کاریون مین مبتلا ہو کے دوست کو سر کے بھل کہچا جانے دیتی ہے - مگر سب سے بڑا قصور اوسکا ہے جو سچ کو حقیر سمجھتا ہے اور چاپلوسی کے سبب سے فریب کرنے پر مجبور ہوتا ہے - پس اس سب بارے مین توجہ رکھنا اور قاعدہ باندھنا چاہیے کہ پہلے تو نصیحت درشتی سے اور توبیخ تفضیح سے خالی ہو - اور جو ہم (طرنطیوس) کے قول پر بھی خوشی سے راضی ہو جاوین اور کہین کہ البتہ چاپلوسی سے رفاقت حاصل

ہوتی ہے تب بہی خوشامد جو خرابیون کی معین ہے چاہیئے کہ دور کیجاوے
کہ یہہ دوست کو کیا بلکہ صرد آزاد کو بہی سزاوار نہین ہے - اسلیئے کہ ظالم
بادشاہ کے ساتہہ اور طرحپر اور دوست کیساتہہ اور طرحپر رہا جاتا ہی -
مگر جبکہ کان راستی سے بند ہون اور دوست سے سچ بات سن نہ سکے
اوسکی سلامتی سے مایوس ہونا چاہیئے - اسواسطیکہ یہہ بات (کاطون)
کی مثل اوس کے بہت باتون کی محقق ہے کہ سخت دشمن لوگون سے اجر پانیکی
مستحق تر ہوتے ہین بہ نسبت اون دوستون کے جو دیکہنے مین شیرین
معلوم ہون کہ وہ اکثر سچ بولتے ہین اور یہہ کبہی نہین - اور بیجا یہہ بات ہے
کہ جو نصیحت کیئے جاوین وہ اوسکا برا مانین جبتکہ برا نہ ماننا چاہیئے اور
اوسکا برا نہ مانین جبتکہ برا ماننا چاہیئے - اسواسطیکہ خود خطا کرتے ہین
تو رنجیدہ نہین ہوتے ہین اور توبیخ کیا جانا ناگوار ہوتا ہے حالانکہ برعکس اسکے
لازم تہا - بدکاری سے افسردہ ہونا اور نصیحت سے خوش ہونا -
پس جسطرح حق سچی دوستی کا نصیحت کرنا اور نصیحت کیا جانا ایک کامل
کہول کے مگر نہ درشتی سے نصیحت کرنا اور دوسرے کا صبر سے نہ کہ
مخالفت سے سننا ہی - اوسی طرح یہہ بات ہی سمجہنا چاہیئے کہ کوئی آفت

دوستی مین چاپلوسی - لجاجت - رضاجوئی - خوشامد - سے زیادہ نہین
ہوتی - اسواسطیکہ چاہے کتنی ہی متعدد الفاظ سے تعبیر کیجاوے
یہہ عیب پہچاننا چاہئے کہ چھچورے آدمیونکا اور جہوٹونکا اور لفاظونکا
ہے جو خوشی کے لئے سب باتین کرتے ہین مگر راستی کے لئے کچھہ
نہین - مگر جہان تصنع ہر چیز مین مذموم ہوتا ہے کیونکہ حکم راستی کو
مسلوب کر دیتا ہے اور اوسکو متلوث کر دیتا ہے وہان دوستی کے
تو یہہ نہایت ہی خلاف ہے - اسواسطیکہ اوس راست بازی کو یہہ
مٹا دیتا ہے جسکے بن نام دوستی کا ثابت نہین رہ سکتا - اسواسطیکہ
جب زور دوستی کا اسمین ہوا کہ کئی دل سے گویا ایکدل ہو تو کہان سے
یہہ ممکن ہوگا اگر ایک آدمی مین بہی نہ ایک دل اور نہ وہ ہو جو ہمیشہ
ایکسان رہے بلکہ مختلف اور متغیر اور پیچیدہ ہو - اس واسطیکہ کون
چیز ایسی مڑتی ہوئی اور بہٹکتی ہوئی ممکن ہے جیسی دل اوس کا جو
دوسرے کی نہ صرف رائے اور خواہش پر بلکہ تیور اور اشارہ پر
بدلتا رہے -

نہین کبھی نہین کسون جوہان کہو تو ہان کہو شرچیکا قاعدہ - سارے طبع کا بدلنا

جیسا کہ وہی (طرنظیوس) کہتا ہے ہیں مین (گنتانون) ہے کے۔ اور
اس قسم کے دوست رکہنا دلیل خفت عقل ہے۔

۹۴ مگر جب بہت لوگ مثل (گنتانون) کے ہوجاوین جو مرتبہ اور دولت
اور نام مین بہتر ہین تو اون کا رضا جوئی کرنا مضر ہوتا ہے چونکہ بیہودگی
مین اقتدار سے اضافہ ہوجاتا ہے۔

۹۵ اور جسطرح سب کہوٹی اور بناوٹ کی چیزونکا کہری اور سچی چیزون سے
اوسیطرح خوشامدی دوست کا سچے سے امتیاز کرنا اور جدا کرنا غور
کرکے ممکن ہے۔ انجمن عام جو بہت نا آزمودہ کارون سے منعقد ہوتی
ہے اوسمین بہی معلوم ہوجایا کرتا ہے کہ کیا فرق درمیان مقبول عوام
لیسنے خوشامدی اور چہچورے باشندہ کے اور درمیان جبلی قائم
مزاج متین کے ہے۔ کیا کیا خوشامدون سے ابہی اون دونون (پاپیریون)
انجمن عام کے کانون مین راہ پیدا کرتا تہا جبکہ اوس نے عوام کے سپاہیون
کے بہم مقرر ہونیکا قانون پیش کیا تہا۔ ہم نے اوسکو باطل کیا۔
لیکن کیفیت مین خود اپنے کچہہ نہین مگر (اسکپیون) کی خوشی خوشی بیان
کرون گا کہ حضرت اللہ اکبر متانت اوسمین تہی اور کس قدر اوسکی تقریر مین

جلال تہا ایسا کہ تو اوسکو پیشوا (رومانیوان) کا نہ کہ شریک ادنین کا
نسبت ہو کہتا اور تم خود حاضر تہے اور وہ تقریر موجود ہے۔ پس اسطرح
وہ قانون مفید عوام عام لوگون کے قولون سے رد ہو گیا اور جو
مین اپنا حال بیان کرون تو تمکو یاد ہو گا کہ (قنطوس) بڑی بہائی
(اسکینون) کے اور (ہانکمینوس) کے ایام حکومت مین قانون
(اکراسیوس) جو پوجاریون کی جماعت کے بارے مین تہا وہ کیا پسند عوام
معلوم ہوتا تہا۔ اس واسطیکہ تقرر پجاریون کا عوام کے اختیار مین آتا تہا
اور یہہ پہلا شخص تہا جسنے بازار کی طرف رخ کرکے عوام کیساتہہ گفتگو کرنے
کا دستور باندہا۔ بالجملہ اوسکی دلاویز تقریر کو دیوتاؤن کے دین نے ہمارے
بحث کرنے سے سروست دفع کیا۔ اور یہہ امر میرے ایام صدارت
مین پانچ برس قبل میرے حاکم اعلی مقرر ہونیکے واقع ہوا۔ ایسا کہ
اس مقدمہ مین حقیقت امر کا بیان کرنا کہ حکومت جتانا باعث کامیابی کا
ہوا۔

اور جبکہ سوانگ یعنے انجمن عام مین جہان باوصف اسکے کہ زیادہ تر
مقام بناوٹ اور رد ہو سکنے کی چیزون کا ہے سچ غالب آتا ہے

اگر ذرہ انکشاف اور توضیح کیجاوے تو پھر کیا کچھہ نہ دوستی مین چاہیے جسکی
کہ ساری قدر راستی سے ہی اور جسمین کہ ایک دوسرے کا دل کھلا ہوا
دیکھے اور اپنا دکھاوے جیسا کہ کہتے ہین کسی چیز کو تو ثابت اور کسی چیز
کو تو متحقق پائیگا - نہ محبت کرنا ہی نہ کیا جاتا ہے جب بھی نہ تجھکو معلوم
ہو کہ کیسی سچ پن سے یہہ کیجاتی ہے - اگرچہ یہہ خوشامد اور رضاجوئی کیسی
ہی ضرر کیون نہ ہووے تاہم کسیکو ضرر نہین پہونچا سکتی ہے سوای اوسکے کہ جو
اسکو مانے اور اس سے خوش ہو - لہذا ایسا ہوتا ہے کہ وہی خوشامد
کی بات نہایت کان کھول کے سنتا ہے جو اپنی خود رضاجوئی کرتا ہے اور
نہایت خود پسند ہوتا ہے -

۹۸ بالجملہ نیکی اپنے تئین دوست رکھتی ہے کیونکہ وہ اپنی تئین خوب جانتی ہی
اور کیسی محبوب ہے سمجھتی ہے - مگر اب مین نیکی کا حال نہین بلکہ ادعای نیکی
کا بیان کرتا ہون - اس واسطیکہ اتنے شخص خود نیکی مین مصروف ہونا نہین
چاہتے ہین جتنے شخص نیکی مین مصروف معلوم ہونا چاہتے ہین - ان لوگون کو
خوشامد پسند آتی ہے اور جب انکی آگے تصنع آمیز اذکار موافق انکی مرضی
کے کئے جاتی ہین تو وہ اس تقریر لالینی کو اپنے محامد کا شاہد سمجھتے ہین -

ایس بیہ دوستی نہین جبکہ ایک شخص تو سچ سنتاہی نہین چاہتا اور دوسرا جہوٹہہ بولنے پر تلا ہوا ہے - اور مداحون کی خوشامد مثنویون مین بہی ہمکو لطیف نہ معلوم ہوتی اگر خود سرا ایساہی نہوتے -

بہت شکر ثنا ئیس پیرا کر گیا ؟

کافی تہا جواب مین کہنا بہت مگروہ بے انتہا کہتی ہے ہمیشہ خوشامدی اوس شخص سے کہ جسکی کہ رضاجوئی کرتا ہے اوس چیز کو بڑہاتا ہے جسکی زیادتی وہ خود چاہتا ہو - لہذا اگرچہ یہہ مہمل خوشایند بات اونہین لوگون پر موثر ہوتی ہے جو خود اسکو اپنی طرف گرویدہ کرتے اور بلاتے ہین - تاہم جو لوگ قائم مزاج سنجیدہ ترین اونکو نصیحت کیجانی چاہئے کہ خیال رکہیں کہ کہین عیارانہ خوشامد مین گرفتار نہ ہوجاوین - اوس واسطیکہ کہلی ہوئے خوشامد کرنیوالے سے کوئی ایسا نہین جو احتراز کرتا ہو سوای اوسکے کہ جو اوسہی قدر کا بے عقل ہے - مگر چہپے ہوے سیانے خوشامدی کا دخل کمین ہنو جانیکے لئے بغور و فکر احتیاط کرنی چاہئے - اس واسطیکہ وہ شخص بہت جلد نہین پہچانا جاتا ہے جو ایسا ہو کہ مخالفت سے ہی اکثر موالفت پیدا کرے ہے اور مباحثہ اور مجادلہ کا بہانہ کرکے خوشامد کرے اور

آخر کو سپر چھوڑے اور اپنے تئین مغلوب ہونے دی تاکہ وہ جسکو اسنی دہوکہا
دیا ہے اپنی نزدیک زیادہ دوربین اور عقلمند معلوم ہووے - مگر دہوکہا کہانی
سے بدتر کون چیز ہے ؟ اور تاکہ ایسا واقع نہ ہو بہت احتیاط کرنی چاہیے
جیسا کہ (اپیکلیروس) مین ہے -

آج پہلا کر تو مجھسے اپنے خوب ٹھٹھہ کے سب احمق کہلنڈرے ہوئے ہیں
اس واسطیکہ مقدون تک مین بہی بہت نہایت بے وقوفی کا بہیس احمق اور
خفیف العقل ٹھہرونگا ہے - مگر نہ معلوم کس طرح میری تقریر دوستی سے
کامل آدمیون یعنے داناؤنکی [مراد میری دانائی سے وہ ہے جو آدمی
کے نصیب مین ہوسکتی معلوم ہوتی ہے] انکی دوستیونکی طرف بہہ آئی -
لہذا چاہیے کہ ہم پھر اگلے ذکر کی طرف رجوع کرین اور اوسے بہی کہین تمام کرین
نیکی نیکی مین کہتا ہون اے (فیلینوس) اور تواے (سوکیوس) کہ دوستی
کو اکٹھا بہی کرتی ہے اور ثابت بہی رکھتی ہے - اس واسطیکہ اس ہی سے
امور کی سازگاری ہوتی ہے اور اس ہی سے پائداری اور اس ہی سے جیسا
کہ جب اسنے اپنے تئین ابہارا اور اپنے نور کو دکھایا اور دوسرے مین
اوس نے اسے لیا اور تب دونون کی محبت اور جمعیت بڑہنے لگی اسواسطیکہ

یہہ دونون لفظین حُب سے ماخوذ ہین مگر حب کچہہ اور نہین ہے سوای چاہنے
کے جسکو محبوب رکہتا ہو بلا کسی ضرورت کے اور بے خواہش کسی مطلب کے
اگرچہ یہہ خود محبت سے نکل آویگا چاہیے تو اسکی کم ہی پیروی کرے
اسیہی محبت سے ہم کم سن ان بڈہون بڈہون کو (لوکیوس پولوس
اور (یاکوس کالطون) اور (اکیوس گلوسس) اور (پبلیوس ناسیکا) اور
(طیبیریوس گرخوس) ہمارے (کالطون) سلسری کو چاہتے تہے - اور
زیادہ تر یہہ ہمسنون مین پیدا ہوتی ہے جیساکہ مجہہ مین اور (اسکپیون)
اور (لوکیوس فوریوس) اور پبلیوس روطیلیوس) اور (اسپو
ریوس ممیوس) مین - مگر ایسی یاری کو ہم بڈہے اعتماد جوانون کی
الفت پر جیسے تمہاری اور (قنطوس طوبرون) کی رکہتے ہین - اور البتہ
خوش وقت مجہکو نوجوان (پبلیوس روطیلیوس) اور (اولیوس
ویرگینیوس) سے ہے مین اوس سے بہی بہت مسرور ہوتا ہون - اور
چونکہ ضابطہ ہماری زندگانی اور فطرت کا اسطرح قرار پایا ہے کہ ایک طبقہ دوسرے
طبقہ سے نکلے - لہذا نہایت پسندیدہ یہہ ہوگا کہ جن ہمسنون کیساتہہ تو جولانگاہ
دنیا مین پہلے سے چہوٹا ہے اونہین کیساتہہ تو چہوڈے تک جیساکہ کہتے

پہونچ سکے ۔

مگر چونکہ امور انسانی نازک اور زوال پذیر ہوتے ہین ہمیشہ کچھہ لوگونکی جستجو چاہئے
جنکو ہم چاہین اور جو ہمکو چاہین ۔ اس واسطیکہ زندگانی سے اگر چاہت اور
الفت برطرف ہوجائے تو کل خورسندی بھی برطرف ہوجاتی ہے ۔ (اسکیپیون)
اگرچہ مجھہ سے دفعتہً بچھڑ گیا مگر جیتا ہے اور ہمیشہ جیتا رہیگا اسواسطیکہ اوس
مرد نیک کی نیکی مجھکو پیاری تھی جو معدوم نہین ہوسکے اور جو نہ صرف
میری آنکھون کے سامنے پھرتی ہے کہ ہمیشہ اوس تک میرا دست رس
رہا تھا بلکہ اعقاب مین بھی مشہور و معروف رہے گی ۔ اور کوئی کبھی نہین ۔
صبر دلی اور ہمت وری سے امور عظیمہ کا عزم کریگا جو اسکی یادگاری
اور تصور کو پیش نہاد اپنی خاطر کا نہ سمجھے ۔

بے شک تمام چیزین جو بخت یا فطرت نے مجھے عنایت کین اون مین سے کوئی
ایسی مین نے نہین پائی جسکا مین (اسکیپیون) کی دوستی کے ساتھہ مقابلہ
کرسکون ۔ اس ہی سے مجھے اتفاق رای امور جمہوریہ مین تھا اور اسی سے
مجھکو مشورہ امور ذاتی مین رہا اسی سے راحت بے زحمت بھی مجھکو حاصل
تھی ۔ نہ مین نے اوسکو کبھی جہان تک مجھے علم ہے کسی ادنی امر مین بھی

آزردہ کیا اور نہ مین نے اوس سے کوئی بات ایسی سنی جو مجھے ناگوار
ہوئی - ایک گھر تھا - ایک غذا تھی - اور وہ بھی ساتھہ ہوئی تھی -
نہ صرف ہم لشکرکشی مین رفیق ہوتے بلکہ قصبات کی سیر مین اور ملکون
کی سیاحت مین بھی ہم دونون شریک ہوتے تھے - بالجملہ بیان اون اشغال کا
کیا کرون کہ ہم دونون عوام کی نظرون سے الگ بیٹھ کر کچھہ سیکھنے یا اور کسی
امر کے دریافت کرنے مین اپنا سارا فرصت کا زمانہ صرف کرتے تھے
ان امور کی یادآوری اور یادگاری اگر اوسی کے ہمراہ فنا ہوجاتی
تو اوس اپنے پیارے اور نہایت ملنسار دوست کے فراق کا مین کسیطرح
متحمل نہین ہوسکتا - مگر یہہ امور معدوم نہین ہوئے - بلکہ فکر اور
یادآوری سے بڑہتے جاتے ہین - اور اگر یہہ بھی مجھہ سے بالکل
جدا ہوجاتے تو بھی میرا یہہ سن باعث میری بڑی تسکین کا ہوتا کہ دیر تک
اس فراق مین مین مبتلا نہین رہ سکتا ہون - اور تھوڑی دیر کی سب
مصیبتین چاہی بڑی بھی ہون قابل تحمل کے ہوتی ہین - بحث جو مین در بارۂ
دوستی کہا چاہتا تھا بیان کیا مگر تمکو نصیحت کرتا ہون کہ نیکی جسکے بن دوستی کا
ہونا ممکن نہین ہے اوسکا ایسا رتبہ قرار دو کہ سوا اسکے اور کوئی چیز بہتر دوستی سے نسمجھو